ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ
اَمۡوَالَ الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا اِنَّمَا
يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا‌ ؕ
وَسَيَصۡلَوۡنَ سَعِيۡرًا ○ (النساء:11)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ
جو یتیموں کا مال ازرہِ ظلم کھاتے ہیں
وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ جھونکتے ہیں۔
اور یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی
آگ میں پڑیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

11 رشوال 1441 ہجری قمری ● 4؍احسان 1399 ہجری شمسی ● 4؍جون 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 مئی 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

رعایتِ اسباب دعا کا شعبہ ہے

سُنو! وہ دُعا جس کیلئے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المؤمن:61) فرمایا ہے اس کیلئے یہی سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی رُوح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔ پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے؟ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے اور سچ پوچھو تو کیا دُعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاشِ اسباب بجائے خود ایک دعا ہے اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ! انسان کی ظاہری بناوٹ اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا ایک قدرتی رہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی (المائدۃ:3) کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔

ہاں! مَیں کہتا ہوں کہ تلاشِ اسباب بھی بذریعہ دعا کرو!!! امداد باہمی میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہیں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ اور کامل رہنما سلسلہ دکھاتا ہوں، تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کیلئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت اُن پر آتا ہے کہ وہ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ (الصّف:15) کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح بولتے ہیں؟ نہیں۔ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر اُن کو کامل ایمان، اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا (المؤمن:52) ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے تو کوئی کیونکر مدد کر سکتا ہے۔

...... جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا، اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی اور پھر میں اصلی ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک بُرے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے، خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کیلئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔

مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

عصمتِ انبیاء کا یہی راز ہے یعنی نبی کیوں معصوم ہوتے ہیں؟ تو اس کا یہی جواب ہے کہ وہ استغراقِ محبت الٰہی کے باعث معصوم ہوتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب ان قوموں کو دیکھتا ہوں جو شرک میں مبتلا ہیں جیسے ہندو جو قسم قسم کے اصنام کی پرستش کرتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے عورت اور مرد کے اعضاء مخصوصہ تک کی پرستش بھی جائز کر رکھی ہے اور ایسا ہی وہ لوگ جو ایک انسانی لاش یعنی یسوع مسیح کی پرستش کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ مختلف صورتوں سے حصولِ نجات یا مکتی کے قائل ہیں مثلاً اول الذکر یعنی ہندو گنگا اِشنان اور تیرتھ یاترا اور ایسے ایسے کفاروں سے گناہ سے موکش چاہتے ہیں اور عیسیٰ پرست عیسائی مسیح کے خون کو اپنے گناہوں کا فدیہ قرار دیتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ جب تک نفسِ گناہ موجود ہے وہ بیرونی صفائی اور خارجی معتقدات سے راحت یا اطمینان کا ذریعہ کیونکر پا سکتے ہیں جب تک اندر کی صفائی اور باطنی تطہیر نہیں ہوتی ناممکن ہے کہ انسان سچی پاکیزگی طہارت جو انسان کو نجات سے ملتی ہے پا سکے۔ ہاں اس سے ایک سبق لو جس طرح پر دیکھو، بدن کی میل اور بدبو بِدوں صفائی کے دور نہیں ہو سکتی اور جسم کو آنے والے خطرناک امراض سے بچا نہیں سکتی اسی طرح پر روحانی کدورات اور میل جو دل پر ناپاکیوں اور قسم قسم کی بے باکیوں سے جم جاتی ہے دور نہیں ہو سکتی جب تک توبہ کا مصفا اور پاک پانی نہ دھو ڈالے۔ جسمانی سلسلہ میں ایک فلسفہ جس طرح پر موجود ہے اس طرح پر روحانی سلسلہ میں ایک فلسفہ رکھا ہوا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 146 تا 149، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

آپ سب مثالی احمدی بنیں اور عبادات کے اس معیار تک پہنچنے کی کوشش کریں جسکی توقع ہمارا خدا ہم سے کرتا ہے

اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کیلئے ہمیں اپنی تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ مسلسل اور انتھک کوشش کرنے کی ضرورت ہے

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کو پڑھے، ان پر غور کرے اور ان پر عمل کرے تا کہ وہ اس اعلیٰ روحانی مقام کو حاصل کر سکے جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم سے تھی

جماعت احمدیہ گیمبیا کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ گیمبیا کو امسال مورخہ 26 تا 28 اپریل 2019ء اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ مسرور سینئر سکینڈری سکول میں منعقد ہوا۔ ہمسایہ ممالک سیرالیون، گنی بساؤ اور سینیگال کے علاوہ یوکے، جرمنی، کینیڈا اور امریکہ سے بھی وفود جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس سال جلسہ کا مرکزی عنوان رحمۃ للعالمین ﷺ تھا۔ تینوں دن تہجد باجماعت کا اہتمام کیا گیا، درس القرآن اور درس الحدیث کا بھی انتظام تھا۔ (پہلا دن) دوپہر کے کھانے کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے جماعتی پرچم لہرایا ملکی پرچم وزیر اطلاعات ونشریات نے لہرایا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز شام چھ بجے کے قریب مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جلسہ سالانہ کی مبارک باد دی۔ نومبائعین کے ایک نمائندے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد سوال وجواب کا پروگرام منعقد ہوا۔ (دوسرا دن) جلسہ کے دوسرے دن مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ لجنہ نے بھی اپنا الگ اجلاس کیا، جس میں مختلف تربیتی پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ لجنہ کے پہلے سیشن میں گورنر LRR ریجن نے خطاب کیا۔ اس سیشن میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں میڈلز اور انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔ (تیسرا دن) اختتامی سیشن میں مکرم امیر صاحب نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کیے۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر دعا کروائی اور اس کے ساتھ جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ نیشنل ٹی وی، سرکاری ریڈیو اور نیشنل اخبارات میں جلسہ سالانہ کو خصوصی کوریج ملی۔ (بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29 رنومبر 2019ء)

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ گیمبیا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 26، 27 اور 28 اپریل 2019ء کو اپنا 43واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسے کو برکتوں کے ساتھ نہایت کامیاب بنائے۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین کو اس خاص اور منفرد روحانی ماحول سے بے انتہا روحانی فائدے اور برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی، جسے رسول اللہ ﷺ نے نہایت پیار سے ''ہمارا مہدی'' کہہ کر پکارا ہے۔ یہ انداز آپؐ کی بے پناہ محبت اور قربت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ مقام آپ نے حضرت مسیح موعود اور امام مہدی کو دیا ہے جنہوں نے آخری زمانہ میں مسلمانوں کو دوبارہ زندہ کرنا تھا اور دنیا میں امن وسلامتی قائم کرنے کیلئے مبعوث ہونا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی توجہ سے ہماری رہنمائی فرمائی، ہمیں نصائح فرمائیں اور ہم پر شرائط بیعت کو پورا کرنے کی اہمیت واضح کی تا کہ ہم تقویٰ شعار احمدی بن سکیں۔ آپ کی تعلیمات ہماری روحانی ترقی، دین کو سمجھنے کی استطاعت کو بڑھانے، قرآن کریم کی پوشیدہ خوبصورتیوں کو جاننے، رسول اللہ ﷺ کا حقیقی مقام سمجھنے، ہمارے عقائد درست کرنے، ہمارے اخلاق کو پاک کرنے اور اللہ تعالیٰ جو خالق حقیقی ہے اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اس خزانے کی موجودگی کے باوجود اگر ہم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں تو یہ یقیناً ہماری بدقسمتی ہوگی۔ اس لیے یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپؑ کی تحریروں کو پڑھے، ان پر غور کرے اور ان پر عمل کرے تا کہ وہ اس اعلیٰ روحانی مقام کو حاصل کر سکے جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم سے تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بارہا یہ الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل: 129) یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''مجھے یہ وحی بار بار ہوئی ...... اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ مَیں گن نہیں سکتا۔ خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو اس سے غرض یہی ہے تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچی تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔''

اس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اپنی روحانی حالت کو اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر کے بہتر کریں۔ اور مسلسل اپنے رویوں کو بہتر کریں۔ ہم صرف اس بات پر راضی ہو کر نہ بیٹھ جائیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے جن کو اسلام کے دفاع کیلئے اور عزت ووقار کو قائم کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا۔ آپ سب مثالی احمدی بنیں اور عبادات کے اس معیار تک پہنچنے کی کوشش کریں جسکی توقع ہمارا خدا ہم سے کرتا ہے۔ اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کیلئے ہمیں اپنی تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ مسلسل اور انتھک کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس جلسہ کو کامیابی کے ساتھ بابرکت بنائے اور ہم سب کو شرائطِ بیعت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے وفادار رہیں اور اللہ آپ کو تقویٰ وطہارت میں اور اسلام اور انسانیت کی خدمت میں بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5 رمئی 2012ء، بحوالہ اخبار بدر 1 رمارچ 2018)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

جس کے ذہن میں بھی یہ سوال اٹھتا ہے کہ اسلام میں عورت کے حقوق نہیں اس کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا علم ہی نہیں

اگر عورت اپنے ذمہ کام کو سرانجام دے رہی ہے اور مرد اپنے ذمہ کام اور فرائض کو سرانجام دے رہا ہے اور دونوں اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت اور اسکی رضا حاصل کرنے کیلئے کام کر رہے ہیں تو ان کی اس دنیا کی زندگی بھی پاکیزہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اس کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوگی اور آخرت میں بھی ان کے عمل کے مطابق انہیں بدلہ دیا جائے گا

اگر ہم نے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے اور درست رکھنی ہے تو ایک مومن کیلئے مسلسل استغفار ضروری ہے

سچی توبہ کیلئے محنت ضروری ہے

عورت گھر کی نگران ہونے کے لحاظ سے اپنی نمازوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کی بھی نگران ہے

ماؤں کی انتہائی کوشش اور دعاؤں کے بعد اگر بچے باپوں کے عمل دیکھ کر بگڑتے ہیں تو ایسے باپ بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے

اگر لڑکیاں بگڑ رہی ہیں تو یہ تو خالصۃً ماؤں کا قصور ہے، اگر لڑکیاں آزادی کی طرف جا رہی ہیں تو یہ خالصۃً ماؤں کا قصور ہے

اگر لڑکیاں یونیورسٹیوں میں جا کر غلط قسم کی دوستیاں لگانی شروع کر دیتی ہیں تو ماؤں کو فکر کرنی چاہیے اور دعائیں زیادہ کرنی چاہئیں

اگر ہماری لڑکیاں سنبھل جائیں جو ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت سنبھلی ہوئی ہے تو اگلی نسل کے سنبھلنے کے امکان زیادہ روشن ہو جاتے ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی 2019ء کے موقع پر خواتین کے اجلاس سے سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اور دل نشین خطاب

فرمودہ 6رجولائی 2019ء بروز ہفتہ، بمقام کالسروئے (جلسہ گاہ) جرمنی

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔
(النحل:98)

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔
(التوبۃ:112)

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

پس یہ ہے خدا تعالیٰ کا انصاف کہ مردوں عورتوں دونوں کو ان کے عمل کا بدلہ ہے۔ بعض باتیں مردوں کیلئے فرض ہیں یا ان کے حالات کے مطابق ضروری ہیں اور عورت کیلئے اس طرح فرض اور ضروری نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارے فرائض اور ڈیوٹیوں کی فہرست بھی بتا دی کہ اسلامی معاشرے میں عورت کے کیا فرائض ہیں اور مرد کے کیا فرائض ہیں۔ ان کی ایک لمبی فہرست ہے وہ تو میں اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔ مثال دیتا ہوں مثلاً نماز کو ہی لے لیں۔ مردوں پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ سوائے اشد مجبوری کے نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کریں جبکہ عورت کیلئے یہ ضروری نہیں ہے۔ حتّٰی کہ جمعہ بھی عورت کیلئے اس طرح فرض نہیں ہے جس طرح مرد کیلئے فرض ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ للمملوك والمرأۃ، حدیث 1067)

مرد کو یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم باجماعت نماز پڑھو تو تمہیں اس کا ستائیس گنا ثواب ملے گا۔ (صحیح بخاری، کتاب الآذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث 645)

تو کیا عورت باجماعت نماز نہ پڑھ کے ستائیس گنا ثواب سے محروم رہے گی۔ یا اس کو اس لیے نماز باجماعت پڑھنا ضروری قرار نہیں دیا گیا کہ اسے کہیں ستائیس گنا ثواب نہ مل جائے اور اس سے محروم رکھا جائے۔ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر ایک کے مناسب حال عمل ہیں۔ اگر وہ ان عملوں کو سرانجام دے رہا ہے تو چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے، اسے ثواب ملے گا۔ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا اور اپنی گھریلو ذمہ داریاں ادا کرنا ہی اسے مرد کے برابر ثواب کا مستحق قرار دے دے گا۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر ایک عورت کو فرمایا تھا کہ تمہارا اپنے گھروں کو سنبھالنا اور بچوں کی تربیت کرنا تمہیں اتنے ہی ثواب کا مستحق قرار دے گا یا بنائے گا جس کا ایک مرد اسلام کے راستے میں جانی و مالی جہاد کر کے مستحق ہوتا ہے۔ (الجامع لشعب الایمان، جلد 11، صفحہ 177-178، حدیث 8369، مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)

پس اگر عورت اپنے ذمہ کام کو سرانجام دے رہی ہے اور مرد اپنے ذمہ کام اور فرائض کو سرانجام دے رہا ہے اور دونوں اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت اور اسکی رضا حاصل کرنے کیلئے کام کر رہے ہیں تو ان کی اس دنیا کی زندگی بھی پاکیزہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اس کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوگی اور آخرت میں بھی ان کے عمل کے مطابق انہیں بدلہ دیا جائے گا۔ پس جہاں اس آیت میں اسلام نے مرد اور عورت دونوں کے حقوق کو تسلیم کیا ہے اور عورت مرد کو یہ کہا گیا ہے کہ تمہیں تمہارے عملوں کے مطابق بدلہ دیا جائے گا وہاں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اپنی حالتوں اور اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالو۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اس کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے عمل کرو۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔

اس آیت میں ان لوگوں کے اعتراض کی بھی نفی کی گئی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام عورتوں کے حقوق کی نگہداشت نہیں کرتا۔ اسلام نہ صرف نیک عمل کرنے والی عورتوں کو چاہے بظاہر اس کے عمل مرد کی نسبت کم محنت والے اور مشقت والے نظر آتے ہوں، اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خبر دے کر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے نوازنے کا اعلان کرتا ہے۔ یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے انعامات سے نوازنے کا اعلان کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر مرنے کے بعد بھی بہترین اجر کا اعلان کرتا ہے۔ پس یہ ان لوگوں کی جہالت ہے جو اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ مرد اور عورت کے برابری کے حقوق نہیں ہیں اور ان لوگوں کی ان غیر مسلموں سے بڑھ کر جہالت ہے جو اس دنیاوی طور پر ترقی یافتہ معاشرے کی نام نہاد آزادی سے متاثر ہو کر کسی بھی قسم کے احساسِ کمتری میں مبتلا ہو کر اسلام کی سچائی اور اسلام میں اپنے حقوق کے بارے میں سوچ میں پڑ جاتے ہیں یا کہنا چاہیے کہ عورتیں اور پڑھی لکھی نوجوان لڑکیاں اور لڑکے، خاص طور پر لڑکیوں کی بات کر رہا ہوں، اس سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ اسلام نے ہمیں ہمارے حقوق دیے بھی ہیں کہ نہیں۔

پس اپنوں یا غیروں جس کے ذہن میں بھی یہ

سوال اٹھتا ہے کہ اسلام میں عورت کے حقوق نہیں۔ اس کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا علم ہی نہیں۔ آج ہر احمدی کا کام ہے کہ دنیا کو بتائے کہ دین کیا ہے؟ ہمارے حقوق کیا ہیں اور ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ انبیاء دنیا میں بندے کو خدا کے قریب کرنے کیلئے آتے ہیں اور مذہب اس دنیا کی زندگی اور مرنے کے بعد کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کی بات کرتا ہے اور ایک دنیا دار صرف اس دنیا کی زندگی کو ہی اپنا مقصد حیات سمجھتا ہے۔ پس یہ بات ہر احمدی مرد اور عورت اور لڑکے اور لڑکی کو اپنے سامنے رکھنی چاہیے کہ اسلام جو کامل اور مکمل شریعت ہے جس میں مرد اور عورت ہر ایک کے حقوق اور فرائض اور ذمہ داریوں کی وضاحت کر دی گئی ہے اور ان پر عمل کر کے ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اسے ہم نے اپنی زندگیوں پر لاگو کرنا ہے اور غیر مذہبی لوگوں یا دنیا دار لوگوں سے متاثر نہیں ہونا اور نہ صرف متاثر نہیں ہونا بلکہ ان کو مذہب کی حقیقت بتانی ہے۔ ان کو خدا تعالیٰ کے قریب لانا ہے۔ ان کو ان کی جاہلانہ سوچوں کی نشاندہی کر کے بتانا ہے کہ ہم جو احمدی مسلمان ہیں ٹھیک ہیں اور ہمارا مذہب کے بارے میں جو نظریہ ہے وہ ٹھیک ہے۔ ہمارا خدا تعالیٰ کے بارے میں جو نظریہ ہے وہ ٹھیک ہے اور تم غلط ہو۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی زندگی گزارنی ہے۔ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکامات کا پابند کرنا ہے اور دنیا کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا قائل کرنا ہے۔ جب یہ ہوگا تبھی ہم حقیقی احمدی کہلا سکیں گے۔ تبھی ہمارے یہ جلسے منعقد کرنے کا فائدہ ہے۔

ہر سال آپ اجتماع کر لیں، تربیتی کلاسیں منعقد کر لیں، جلسے منعقد کر لیں اور اس بات پر خوش ہو جائیں کہ ہماری اتنی حاضری ہے اور خلیفۂ وقت نے ہم سے خطاب کیا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وقتی جوش بے فائدہ ہے۔ مقررین کے، یہاں تقریریں کرنے والوں کے بعض فقرات بھی آپ کو وقتی طور پر جذباتی کر دیتے ہیں تو وقتی طور پر جذباتی ہونا یہ بے فائدہ چیز ہے جب تک ایک لگن اور کوشش کے ساتھ ان نیک باتوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ نہ بنائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو نہیں سمجھتیں یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتیں یا سن کر سمجھ کر پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں تو آپ کا علم، آپکی عقل، آپ کی روشن دماغی سب بے فائدہ ہیں۔

پس نیک اعمال کیلئے جہاں ان جلسوں میں بیان کی گئی باتوں سے فائدہ اٹھائیں وہاں اللہ تعالیٰ کی باتوں کی تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تبھی ان جلسوں اور ان کارروائیوں کا فائدہ ہے۔ جیسا کہ آیت کے حوالے سے میں نے ذکر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں کے نیک عمل پر جزا دینے کا کہا ہے اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے جزا کی بشارت پانے والوں کے بعض اعمال کا ذکر کیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو لوگ توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، خدا کی حمد کرنے والے ہیں، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں، رکوع کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم دینے والے ہیں، بری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں ایسے مومنوں کو تُو بشارت دے دے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (البقرۃ: 224) تو اس بشارت میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔

ان خوش خبری پانے والوں کیلئے پہلی بات جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں۔ توبہ کیا ہے؟ توبہ یہ ہے کہ جن باتوں، برائیوں، گناہوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے ان سے رکنا۔ دنیا داروں کی نظروں، ان کے طنزیہ فقروں، ان کے ڈراووں سے متاثر نہیں ہونا۔ آزادی کے نام پر ان دنیا داروں کے پیچھے نہیں چل پڑنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ توبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23 صفحہ 190)

پس یہ معیار ہے ایک مومن کا چاہے وہ مرد ہے یا عورت کہ برائیوں سے بچنے کیلئے ایک پکا ارادہ کرے اور اس پر پھر قائم رہنا ہے اور اس کیلئے اگر جان بھی قربان کرنی پڑے تو اس کی بھی پروا نہیں کرنی۔ نہ یہ کہ اس دنیا کی رنگینیوں یا لوگوں کی باتوں سے متاثر ہو کر ان دنیوی برائیوں میں پڑ جانا اور پھر اس حد تک چلے جانا کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہی دل سے نکل جائے۔

اس قسم کی توبہ کرنے اور دنیاوی آلائشوں اور برائیوں سے بچنے کیلئے استغفار ضروری ہے جہاں ان سب دنیاوی برائیوں سے انسان بچ سکے۔ آج کل تو قدم قدم پر دنیاوی برائیاں ہیں۔ ٹی وی کھول لیں وہاں برائیاں۔ انٹرنیٹ کھول لیں وہاں برائیاں۔ بازار میں چلے جائیں وہاں برائیاں۔ اسکول میں چلے جائیں وہاں برائیاں۔ نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے میں کوئی ایسی محفوظ جگہ نہیں ہے جہاں برائیاں نہ ہوں۔ پس ان سے بچنے کیلئے توبہ اور استغفار ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا کہ توبہ کی قوت حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے استغفار کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اگر ان گناہوں سے بچنا ہے، اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے تو مستقل استغفار کرتے رہو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 69)

یہ میرے الفاظ ہیں۔ آپؑ کی باتوں کا مفہوم یہی ہے۔ پھر آپؑ نے لکھا کہ بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آجاتی ہے۔ اس لیے استغفار ہے کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 255)

دنیا کے شغلوں، اسکے کاموں، اس کے کھیل کود اور لہو ولعب میں آج کل اتنی زیادہ attraction ہے اور انسان کا دل اس حد تک اس کی طرف مائل ہونے کی کوشش کرتا ہے کہ اس طرح دل پر زنگ لگ ہی جاتا ہے۔ جو چمک دین کی، روشنی کی، صفائی اور ستھرائی کی اور دل کے مصفّٰی ہونے کی ہے وہ ماند پڑ جاتی ہے اور دنیا کی جو رنگینیاں ہیں وہ غالب آجاتی ہیں اور دنیا کی جو یہ رنگینیاں ہیں یہی زنگ ہے بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ تیرگی آجاتی ہے، بالکل اندھیرے میں انسان چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کے دین اور اس کی تعلیم کی روشنی سے انسان میلوں دور ہوتا ہے اور آجکل کے معاشرے میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور دنیا کی عارضی روشنی اور چکا چوند اس کو زیادہ روشن ہو کر نظر آتی ہے۔

پس اگر ہم نے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے اور درست رکھنی ہے تو ایک مومن کیلئے مسلسل استغفار ضروری ہے اور سچی توبہ کیلئے محنت ضروری ہے۔ پس ہمیں اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ زنگ کو دور کرنے اور اندھیروں کو مٹانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک خاص کوشش سے قدم بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے استغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت بھی ضروری ہے۔

توبہ کرنے کی طرف توجہ دلانے کے بعد اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ عبادت کرنے والوں کو بشارت ہے۔ عبادت کے جو طریق خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں ان میں سب سے اہم نماز ہے۔ عورت گھر کی نگران ہونے کے لحاظ سے اپنی نمازوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کی بھی نگران ہے اور اس کو کرنی چاہیے۔ عورتوں میں، ماؤں میں نمازوں کی عادت ہو، اس کا اہتمام ہو تو یہ چیز بچوں کو بچپن سے ہی نمازوں کی طرف توجہ دلانے والی ہوتی ہے۔ اور عموماً ایسی ماؤں کے بچے نمازی ہوتے ہیں اور ایسی عورتیں اور ایسی مائیں ایسے بچوں کو پروان چڑھا رہی ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والے ہیں۔ بے شک ایک عمر کے بعد بچے باپ کے عمل سے بھی بہت متاثر ہوتے ہیں اور خاص طور پر لڑکے جو باپوں سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں اس لیے میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، پھر میں کہتا ہوں کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ باپ ذمہ دار نہیں ہے اور یہ صرف ماؤں کی ذمہ داری ہے۔ ماؤں کی انتہائی کوشش اور دعاؤں کے بعد اگر بچے باپوں کے عمل دیکھ کر بگڑتے ہیں تو ایسے باپ بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے۔ لیکن اچھی تربیت کرنے والی مائیں، بچوں کو عبادت گزار بنانے کی کوشش کرنے والی مائیں کم از کم اپنی اس کوشش کی وجہ سے جو وہ بچوں کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کیلئے کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت حاصل کرنے والی بن جائیں گی اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ باپوں کے عملوں کی وجہ سے بگڑنے والے بچے ایک وقت میں ماؤں کی دعاؤں اور تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف آنے والے بن جاتے ہیں، نیکیوں کے راستے کی طرف چل پڑتے ہیں۔

پس بے شک بعض ماؤں کیلئے بچوں اور خاص طور پر لڑکوں کی تربیت ایک خاص عمر کے بعد بہت بڑا چیلنج بن جاتی ہے لیکن ماؤں کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ اور پھر خاص طور پر لڑکیاں تو عموماً ماؤں کے زیرِ اثر ہوتی ہیں۔ اگر لڑکیاں بگڑ رہی ہیں تو یہ تو خالصۃً ماؤں کا قصور ہے۔ اگر لڑکیاں آزادی کی طرف جا رہی ہیں تو یہ خالصۃً ماؤں کا قصور ہے۔ اگر لڑکیاں یونیورسٹیوں میں جا کر غلط قسم کی دوستیاں لگانی شروع کر دیتی ہیں تو ماؤں کو فکر کرنی چاہیے اور دعائیں زیادہ کرنی چاہئیں۔ اگر ہماری لڑکیاں سنبھل جائیں جو ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت سنبھلی ہوئی ہے تو اگلی نسل کے سنبھلنے کے امکان زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ جب عورتوں میں یہ احساس اور روح قائم رہے گی کہ ہم نے اگلی نسل کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کی ذمہ داری اپنی تمام تر طاقتوں سے نبھانی ہے تو نسلوں میں دین قائم رہے گا۔ پس مردوں کے عمل سے عورتیں مایوس نہ ہوں۔ ان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

مُلکوں میں یہ بات بھی میرے سامنے آتی ہے کہ اگر مرد بگڑ رہے ہیں تو عورتیں بھی اپنی ذمہ داری صحیح رنگ میں نہیں نبھا رہیں۔ پس بعض عورتیں ایسی ہیں اور فکر کی بات یہ ہے کہ ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ پس عورتیں اپنے آپ کو دیکھیں اور دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں تو اللہ تعالیٰ میں بڑی طاقتیں ہیں وہ ان کے مردوں کی بھی اصلاح کر دے گا اور اس دنیا میں بھی وہ جنت کو دیکھنے والی بن جائیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ حمد کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کی نعمتوں کی شکرگزار بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو بہتر حالات اور مالی بہتری مہیا فرمائی ہے اس کا شکر ادا کریں۔ جب حقیقی حمد کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو یہ خیال دل میں مضبوط ہوگا کہ تعریف کے قابل صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور میرے حالات کی بہتری اگر ہوسکتی ہے تو خدا تعالیٰ کے ساتھ جڑے رہنے سے ہوسکتی ہے اور ہوئی ہے اور اگر کبھی مشکلات اور تنگیوں کا سامنا کرنا بھی پڑے تو اللہ تعالیٰ کی حمد میں تب بھی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد میں کمی ناشکری کی طرف لے جاتی ہے اور ناشکری خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے۔ پس ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنتے ہوئے اسکی حمد کی طرف توجہ رکھنی چاہیے۔ بعض دفعہ بعض نوجوان لڑکیوں میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم نے دعا بھی کی، کسی کام کے حصول کیلئے محنت بھی کی، اللہ تعالیٰ کی حمد بھی کی لیکن ہماری منشا کے مطابق، ہماری خواہش کے مطابق ہمیں نتیجہ نہیں ملا اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ سے دور جانا شروع ہو جاتی ہیں اور یہ لڑکوں میں بھی بہت بڑا مرض ہے۔ اگر یہ دماغ میں ہو کہ صرف اس دنیا پر ہی ہمیں نظر نہیں رکھنی بلکہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی ایک زندگی ہے جیسا کہ ابھی نظم میں بھی آپ نے بڑی تفصیل سنی اور اللہ تعالیٰ کے انعامات بڑے وسیع ہیں تو اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف ہمیشہ توجہ رہے گی اور انسان پھر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنا رہے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ اگر تم شکرگزار ہو گے تو میں ان نعمتوں کو اور بڑھاؤں گا۔ پس ہر حالت میں حمد اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ایک مومن مرد اور عورت کا خاصہ ہونی چاہیے۔

پس ہمیشہ ہر مومن کو یہ بات اپنے پیش نظر رکھنی چاہیے کہ یہ انعامات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہیں نہ کہ میری کسی خوبی کی وجہ سے۔ اور اگر کوئی عارضی مشکل بھی پڑتی ہے تو پھر بھی مَیں نے اللہ تعالیٰ کا دامن نہیں چھوڑنا اور نہ اپنے بچوں کے سامنے کبھی اس قسم کا اظہار کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہمیشہ اور ہر حال میں ایک مومن کو صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ جو مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رکھے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر فضل بھی فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ہمیں بشارت بھی دی ہے۔ یہ خوشخبری بھی دے رہا ہے کہ اگر تم مستقل مزاجی سے قائم رہو گے تو تمہیں بشارت ہو۔

پھر یہاں مومن کی ایک خصوصیت یہ بتائی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں۔ آپ میں سے اکثر جو یہاں آئی ہیں یا مرد ہیں جو یہاں آئے ہیں وہ اس لیے آئے ہیں کہ ان کے ملک میں ان پر حالات تنگ کیے گئے اور ہجرت کرنی پڑی اور ان ممالک میں پناہ لینی پڑی۔ پس اس لحاظ سے آپ کے سفر بھی خدا کی راہ میں سفر ہیں۔ اپنے دین کو بچانے کیلئے ہیں یا دین کی وجہ سے زندگیوں کو بچانے کیلئے آپ نے یہ سفر کیے ہیں۔ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جن میں کوئی ایسی قابلیت نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ کہہ سکیں کہ ہم ان ملکوں میں آئے ہیں اور اپنی کسی قابلیت کی وجہ سے ہماری ہجرت ہے۔ پس جب ہجرت اس نام پر کی ہے کہ ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہو اور ہم خدا تعالیٰ کا حق ادا کر سکیں تو پھر خدا تعالیٰ کی باتوں کو ماننا بھی ضروری ہے اور یہاں آ کر جو مالی بہتری اور اکثر کو کشادگی پیدا ہوئی ہے، وسعت پیدا ہوئی ہے وہ مزید اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں۔

پس اگر آپ اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور حقیقت پر بنیاد رکھیں تو اکثریت اس بات کی گواہی دے گی کہ آپ کے سونے کے کڑے اور زیور اور بُندے اور لاکٹ اور گھر اور اچھے کپڑے اور کاریں یہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر کرنے اور اپنے دین کو بچانے کی وجہ سے انعام دیا ہے۔ یہاں اکثر کے بچے پڑھ لکھ گئے ہیں۔ اگر پاکستان میں رہتے تو شاید اکثریت کو اس طرح پڑھنے کا موقع نہ ملتا اور خاص طور پر لڑکیوں کو تو اس وسیع طور پر بالکل موقع نہ ملتا جو یہاں ان کے پڑھنے کے انتظام ہیں۔ اور آج بہت ساری لڑکیوں نے میڈل لیے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس نوجوانوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے والدین جو دین کی وجہ سے ہجرت کر کے ان ملکوں میں آئے ہیں یہ ان پر ذمہ داری ڈالتے ہیں کہ اپنے خدا کی عبادت اور اس کی حمد اور اس سے تعلق میں مضبوط تر ہوں نہ کہ دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے، مختلف برائیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو بھول جائیں۔ یہاں کے ماحول سے متاثر ہو کر آزادی کی طرف چلی جائیں۔ پس یہاں آنے والوں اور ان کی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوتے ہوئے اس کے آگے جھکتے چلے جانا چاہیے جس نے اپنی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو خوشخبری دینے کے وعدے کیے ہیں اور باوجود آپ کی بہت سی کمزوریوں کے انھی وعدوں کو پورا بھی کیا ہے۔

پھر بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یہاں حکومت پر بوجھ ہیں اس کے باوجود آپ کو حکومت اس لیے برداشت کر رہی ہے کہ آپ دین کی خاطر ہجرت کر کے آئے ہیں۔ پس سوچیں اور غور کریں کہ کیا ان تمام انعامات پر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر رہے ہیں؟ یہاں چند سال رہ کر بھول جاتے ہیں کہ اگر پاکستان میں جماعت کے حالات خراب نہ ہوتے تو یہاں کی حکومتیں آپ کو ایک منٹ بھی یہاں ٹکنے نہ دیتیں۔ اب بھی بعض سرکاری حکّام یا جج جو مسلمانوں کے خلاف بُغض رکھتے ہیں یا ان پر مسلمانوں کا غلط تاثر قائم ہو گیا ہے۔ وہ غلط تاثر بعض مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے بھی ہوا ہے تو مسلمانوں ہی کی غلطی ہے کہ اس عمل کی وجہ سے غلط تاثر قائم ہوا ہے۔ اسائلم کیسز منظور نہیں کرتے اور پھر اکثریت جب اپیل میں جاتی ہے اور ملک کے قانون کے مطابق جو ہمارے خلاف وہاں قانون ہے اپنے حالات بتاتی ہے تو متعلقہ محکمے یہاں رہنے کی منظوری دے دیتے ہیں۔ یہ یورپ کے بہت سارے ملکوں میں، جرمنی میں بھی ہو رہا ہے۔ پس انسان کو ہمیشہ شکرگزار ہونا چاہیے اور کبھی احسان فراموش نہیں ہونا چاہیے۔ یہاں کی حکومتوں کے جہاں شکرگزار ہوں وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ شکرگزاری اس طرح ہونی چاہیے کہ حکومت سے غلط بیانی کر کے امداد لینے سے ہمیشہ بچیں اور یہاں آ کے کوئی کام تلاش کریں۔ بجائے مدد لینے کے کام تلاش کر کے حکومتوں پر بوجھ بننے سے اپنے آپ کو بچائیں۔ صدقے کھانے کے بجائے دینے والا ہاتھ بنیں اور اس کے ساتھ ہی وہاں سب آنے والوں پر یہ بھی فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کریں کہ اس نے یہاں آ کر رہنے کے سامان پیدا فرمائے اور مالی کشائش عطا فرمائی۔

بعض لڑکے اور لڑکیاں یہاں شادی کر کے آتے ہیں اور پھر چند دن بعد طلاق اور خلع کے جھگڑوں میں پڑ جاتے ہیں۔ بعض تو آتے ہی اس نیت سے ہیں۔ شروع سے ہی لگ رہا ہوتا ہے کہ یہاں ویزا لگ جائے گا تو پھر جو مرضی ہے کریں گے۔ ان کے سفر خدا تعالیٰ کی راہ میں نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں سفر کے نام پر یہ دھوکا ہے اور اللہ تعالیٰ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ ایسے لوگ جو ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری کے بجائے اس کی ناراضگی کا مورد بنیں گے۔ اس دنیا میں چند سال شاید اس دھوکے کی وجہ سے اچھے گزر جائیں لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیّتوں کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور مرنے کے بعد اس کی پکڑ میں ہم آ سکتے ہیں۔ بعض کہہ دیں گے کہ ہماری نیّت یہ نہیں تھی۔ ٹھیک ہے مجھے دلوں کے حال کا نہیں پتا۔ لیکن خدا تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ اگر نیت نیک نہیں تھی تو ضرور وہ پکڑ سکتا ہے اور پھر ایسوں کو بشارت نہیں دیتا۔ پس ایسے مردوں اور عورتوں کو بھی اپنے جائزے لیتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دنیا اور آخرت میں حاصل کرنے والا بننا ہے تو اپنے اندر بھی اور اپنی اولاد کے اندر بھی یہ احساس پیدا کریں کہ ہمارے سفر دین کی وجہ سے ہیں اور یہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اپنے آپ کو جماعت سے جوڑیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پہلے سے بڑھ کر عمل کریں اور کبھی بے وفائی نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث آپ کی نسلیں بھی بنتی چلی جائیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن خوشخبریاں پانے والے ہیں۔ وہ رکوع وسجود کرنے والے ہیں۔ عبادت کے ذکر میں اس بارے میں کچھ وضاحت آ گئی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ رکوع اور سجود کی طرف مومن کو توجہ دلاتا ہے یعنی عبادتیں ایسی ہوں جو صرف ظاہری اظہار نہ ہوں بلکہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیلئے اپنی زندگیوں کو صَرف کرنے والے ہوں۔ یہ حقیقی رکوع وسجود ہیں اس کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ہوں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سجدے کی حالت وہ ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے قریب ترین ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب ما یقول فی الرکوع والسجود، حدیث 482)

پس ظاہری طور پر بھی نمازوں میں ایسے سجدے ہوں جو دنیا سے کٹ کر سجدے ہوں اور خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے سجدے ہوں۔ پس ایسے رکوع اور سجدے ہم میں سے ہر ایک کو کرنے چاہئیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنین کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ اگر ہمارے مرد اور ہماری عورتیں اس بات کی حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے ہوں تو ہمارے گھر بھی جنت کا نمونہ بن جائیں اور ہم معاشرے میں بھی اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا کر اسلام کے خلاف تحفظات کو دور کرنے والے ہوں۔

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک نامکمل اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

پس ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ کس حد تک ہم اس پر عمل کر رہے ہیں۔ مرد یہ نہ سمجھیں کہ یہ صرف عورت کی ذمہ داری ہے کہ نیکی کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے بلکہ مردوں کی بہت بڑھ کر ذمہ داری ہے اور آج میں عورتوں میں خطاب کرتے ہوئے مردوں کو بھی یہ پیغام دیتا ہوں کہ جب تک وہ عورتوں کی مدد نہیں کریں گے اور نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے روکنے کے اپنے عملی نمونے نہیں دکھائیں گے آپ کی نئی نسل کی رُکنے کی ذمہ داری نہیں دی جاسکتی۔ اگر مردوں نے اپنا کردار ادا نہ کیا تو اس کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی کہ آپ کی نسلیں برائیوں سے رُکیں گی اور نیکیوں پر عمل بجالانے والی ہوں گی۔ عورتیں گھروں میں یہ نمونے قائم کریں اور مرد گھر اور باہر ہر جگہ یہ نمونے قائم کریں اور دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے بجائے دین کو مقدم کریں تو پھر دیکھیں کہ آپ وہ نسل پروان چڑھائیں گے جو اس آزاد دنیا میں رہنے کے باوجود دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوگی، صرف عہدوں میں نعرے لگانے والی نہیں ہوگی۔

نئی نسل میں یہاں کے ماحول کی وجہ سے نیکی اور برائی کا اسلامی تصور کم ہو رہا ہے۔ اس ماحول کے بداثرات سے اگر اپنی نئی نسلوں کو بچانا ہے تو پھر دونوں کو مل کر ایک مشترکہ کوشش کرنی ہوگی جو نیکیوں کے پھیلانے کیلئے ہو اور برائیوں سے روکنے کیلئے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو احکام دیے ہیں، جن باتوں کو کرنے کا حکم دیا ہے اور جن باتوں سے رکنے کا حکم دیا ہے ان کو تلاش کریں اور ان کو تلاش کرکے اس پر پھر عمل کی ضرورت ہے۔ اگر ہر گھر اس سوچ کے ساتھ یہ کوشش کرے کہ دنیا کے بداثرات سے ہم نے اپنی نسلوں کو بچانا ہے تو تبھی ہم نسلوں کو سنبھال سکتے ہیں تبھی ہم اپنی اولادوں کو سنبھال سکتے ہیں۔ دین اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف دنیا والے اپنی بھرپور کوشش کر رہے ہیں ایسے میں ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کا توڑ کریں۔ سکولوں میں بچوں کو آزادی کے نام پر غلط قسم کی باتیں بتائی جاتی ہیں اس کا توڑ اور ردّ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب مائیں پہلے خود اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نیکی اور بدی کا علم حاصل کریں اور پھر بچوں کو ان برائیوں کے بارے میں بتائیں۔ اسی طرح یہ باپوں کا بھی کام ہے۔ معاشرے کی برائیوں کے بارے میں کھل کر اپنے بچوں کو بتانے کی ضرورت ہے۔ اگر نسلوں کو سنبھالنا ہے تو اس بارے میں اب شرمانے کی ضرورت کوئی نہیں ورنہ یہ نسلیں دین سے دور چلی جائیں گی۔ جس دین کو بچانے کیلئے آپ نے ہجرت کی تھی وہ دنیا کی رنگینیوں کی وجہ سے ہماری نسلوں کے دلوں سے نکل جائے گا۔ پس یہاں رہنے والے ہر احمدی کیلئے بڑے خوف اور فکر کا مقام ہے۔

نیکی کی تلقین نسلوں کو اچھا شہری بنانے کیلئے کریں۔ انہیں بتائیں کہ بعض ایسی باتیں جو قانوناً یہاں جائز ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بُری ہیں اور ایک مومن کو اس سے بچنا چاہیے۔ ہاں ملک وقوم کی خدمت کا یہ تقاضا ہے کہ ہر احمدی کو اعلیٰ اخلاق کا حامل ہونا چاہیے۔ خدمت انسانیت کیلئے ہر احمدی کو صفِ اول میں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ہر شخص کو بچانے کیلئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیے اور اس کیلئے تبلیغی میدان میں آگے بڑھیں اور یہی ملک وقوم کی حقیقی خدمت ہے جو ایک احمدی کرسکتا ہے نہ کہ انسانوں کے بنائے ہوئے آزادی کے نام پر فحاشی پھیلانے والے قوانین پر عمل کرکے۔ اللہ تعالیٰ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے قوانین کی حدود ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں ان حقوق کی ادائیگی کی تلقین کرتا ہے وہی حقیقت میں انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے اور انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کی ضمانت ہیں۔

پس ایک احمدی ماں جو آج بچوں کی ماں ہے یا مستقبل میں بچوں کی ماں بننے والی ہے اس کا یہ فرض ہے کہ اپنی گود سے ہی اگلی نسلوں میں اللہ تعالیٰ کی حدود کا ادراک پیدا کریں۔ اس کیلئے کوشش کریں، ان کیلئے دعائیں کریں اور احمدی باپوں کا کام ہے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنی بیویوں کا ہاتھ بٹائیں ورنہ آپ سب کے عہد کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے جھوٹ اور زبانی دعوے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان عہدوں کے پورا نہ کرنے کے بارے میں پھر ضرور پوچھے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم نے جو عہد بیعت کیا ہے اسے پورا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ ایک موقعے پر آپؑ نے فرمایا کہ

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔" پھر آپؑ فرماتے ہیں "......خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی رِیس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کرلی ہے۔ آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں" (یہ نہ سوچو) "سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔" وہ تو خدا سے غافل ہو چکے ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلا رہا ہے اور جس کی خاطر تم نے مسیح موعود کو مانا ہے، اسلام قبول کیا ہے۔ فرمایا "...... میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا" کام اور حرفت وغیرہ ہیں، کام ہیں، نوکری ہے، دکانداری ہے، تجارت ہے، صنعت ہے، اس سے آپؑ نے فرمایا میں نہیں روکتا "مگر تم ان لوگوں کے پیرَو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے" یہ نہیں کہ منہ سے زبانی کہہ دیا اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے "بلکہ چاہیے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت، ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو۔" اپنی تدبیریں جو دنیاوی تدبیریں ہیں ان کیلئے پلاننگ کرو لیکن اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو۔ سجدے کرو اور رکوع کرو اور نمازیں پڑھو اور دعائیں کرو" کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لیے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کیلئے وہ منہ سے ان شاء اللہ بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟" تمہاری تدبیریں جو ہیں، تمہاری کوششیں ہیں، وہ اگر کامیاب ہوسکتی ہیں یا کھڑی رہ سکتی ہیں یا تمہیں بچا سکتی ہیں تو صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے۔ اس لیے خدا تعالیٰ کے آگے جھکو، وہی شہتیر ہے، ایک بیم (beam) ہے۔ اگر گھر کا بیم گر جاتا ہے تو کمرہ بھی نیچے جا پڑتا ہے، گھر بھی نیچے آ پڑتا ہے۔ فرمایا کہ "اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں" ان ملکوں کی ترقی یافتہ یہ نام نہاد آزاد قومیں، غیر مذہب لوگ جو ہیں کیوں کامیاب ہو رہے ہیں؟ "حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہش مند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔ اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22 تا 24)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی باتوں کو سمجھنے والے ہوں۔ اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس دنیا کی لغویات اور بیہودگیوں سے بچنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بچانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم نے جو عہد کیا ہے اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری 2020)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہوکر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کرسکیں"

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے"

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں

مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا، خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ

یادرکھو کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو

کیا ہم انصار اللہ کہلاتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

ہمارے نمونے ہی ہیں جو نوجوانوں کیلئے بھی صحیح سمت متعین کرنے والے ہوں گے

ہمارے نمونے ہی ہیں جو ہمارے بچوں کیلئے بھی رہنما ہوں گے، ہمارے نمونے ہی ہیں جو معاشرے میں تبدیلیاں لانے والے ہوں گے

ہر قسم کے میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کو بدنام اور ختم کرنے کیلئے کوششیں کی جارہی ہیں، اس لئے اب ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ اسلام کو سمجھیں اپنی حالتوں کو بہتر کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور حقیقی اسلام دنیا کو دکھانے کیلئے میدان میں اتریں

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

قول کے ساتھ عملی نمونہ پیش کرنے، تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر عمل کرنے
اخلاق اور عملی حالت کی اصلاح، تزکیہ نفس کرنے اور عبادات کی طرف خاص توجہ کرتے ہوئے حقیقی ''انصار اللہ'' بننے کی تلقین

اختتامی خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو.کے فرمودہ 15 رستمبر 2019ء

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ
وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ-
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ-
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ- الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ-
مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ- اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسۡتَعِيۡنُ- اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ-
صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ
غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں ترقی کے ساتھ مجلس انصار اللہ کی بھی ترقی ہو رہی ہے اور اعداد و شمار کے مطابق مختلف پروگراموں میں اور مختلف ایکٹوٹیز میں مجلس انصار اللہ کے ممبران کی نمائندگی بھی بڑھ کر نظر آتی ہے لیکن ان تمام باتوں کے ساتھ انصار اللہ کو یا مجلس انصار اللہ کے ممبران کو جو حقیقی جائزہ اپنا لینا چاہیے وہ اس پر لینا چاہیے کہ کیا ہم انصار اللہ کہلاتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ جب تک ہم ایک فکر کے ساتھ اس بات کی تلاش نہیں کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں جو حقیقتاً قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اپنا لائحہ عمل ترتیب دے کر بار بار اس کا جائزہ نہیں لیں گے ہم اپنی زندگیاں اس تعلیم کی روشنی میں ڈھال نہیں سکتے۔

یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ بار بار ہمارے سامنے ایک ہی طرح کی بعض باتیں دہرائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے بار بار پیش کرتا ہوں۔ اس سے شاید کوئی یہ خیال کرے بلکہ بعض یہ خیال کرتے بھی ہیں کہ کیا ان حوالوں سے باہر ہمیں نکلنا بھی ہے کہ نہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ہر مضمون پر بے شمار لکھا۔ ہر قسم کے حوالے موجود ہیں۔ قرآن کریم کی ایک تفسیر ہے جو آپؑ کے ارشادات میں ہمیں ملتی ہے، آپؑ کی کتب میں ملتی ہے لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جو بنیادی ہیں اور جنہیں بار بار ہمیں اپنے سامنے لاتے رہنا چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا ہم میں سے اسّی فی صد نے ان باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے جو آپ کے سامنے بار بار لائی جاتی ہیں؟ اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال رہے ہیں جو مختلف مواقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جن کی بار بار ہمیں نصیحت فرمائی اور جو ہمارے سامنے پیش فرمائے؟ یا اسّی فی صد تو بڑی بات ہے ساٹھ فی صد یا پچاس فی صد یا چالیس فی صد بھی اس پر عمل ہو رہا ہے جو ہم باتیں سنتے ہیں کہ ان پر عمل کریں۔ صرف اگر ہم باجماعت نماز کو ہی لے لیں تو وہاں بھی ہمارے معیار جو ہیں بہت پیچھے ہیں بلکہ عہدیداروں کے بھی معیار بہت پیچھے ہیں۔ اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو باوجود انصار اللہ کہلانے کے ہماری حالت قابل فکر ہے۔ آپ علیہ السلام تو ہر فردِ جماعت سے اعلیٰ معیار چاہتے ہیں کجا یہ کہ انصار اللہ کہلا کر اس طرف توجہ نہ دیں جو توجہ کا حق ہے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو نوجوانوں کے لیے بھی صحیح سمت متعین کرنے والے ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو ہمارے بچوں کے لیے بھی رہ نما ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو معاشرے میں تبدیلیاں لانے والے ہوں گے۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی دیکھنا ہو گا اپنے اخلاق کے معیاروں کو بھی دیکھنا ہو گا اور پھر عہدیداروں کو، ہر سطح کے عہدیداروں کو، ایک حلقے کے عہدیدار سے لے کے، ریجن کے عہدیداروں سے لے کے مرکزی عہدیداروں تک اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا جو انصار اللہ کا نام ہے ہم حقیقت میں اس نام کا پاس رکھ رہے ہیں؟ حقیقت میں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں؟ پس ہر ناصر خود اپنے یہ جائزے لے سکتا ہے۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں جو مزید ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''میں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہر بات پر اللہ تعالیٰ مقدم نہ ہو جاوے اور دل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ سکے کہ یہ میرا ہی ہے۔'' یعنی ایسا مقدم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ خود یہ ذکر کرے کہ یہ بندہ جو ہے یہ میرا ہی ہے اور میرے احکام کی پیروی کر رہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا ''اس وقت تک کوئی سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو آل (عُرفِ عام) کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ جیسے چوہڑے کو بھی مصلی یا مومن کہہ دیتے ہیں۔'' فرماتے ہیں ''مسلمان وہی ہے جو اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ کا مصداق ہو گیا ہو۔ وَجۡہ منہ کو کہتے ہیں مگر اس کا اطلاق ذات اور وجود پر بھی ہوتا ہے۔ پس جس نے ساری طاقتیں اللہ کے حضور رکھ دیں ہوں وہی سچا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔''

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''مجھے یاد آیا کہ ایک مسلمان نے کسی یہودی کو دعوت اسلام کی کہ تو مسلمان ہو جا۔'' مسلمان جو تھا وہ فرمایا کہ ''مسلمان خود فسق و فجور میں مبتلا تھا۔'' برائیوں میں مبتلا تھا۔ ''یہودی نے اس فاسق مسلمان کو کہا کہ تو پہلے اپنے آپ کو دیکھ'' مجھے جو تبلیغ کر رہا ہے ''اور تو اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تو مسلمان کہلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسلام کا مفہوم چاہتا ہے نہ نام اور لفظ۔ یہودی نے اپنا قصہ بیان کیا'' اس مسلمان کو ''کہ میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا مگر دوسرے دن مجھے اسے قبر میں گاڑنا پڑا۔'' دوسرے دن فوت ہو گیا۔ خالد کا مطلب ہمیشہ رہنے والا ہے۔ کہنے لگا کہ ''اگر صرف نام ہی میں برکت ہوتی تو وہ کیوں مرتا۔ اگر کوئی مسلمان سے پوچھتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے۔ الحمد للہ۔'' لیکن صرف نام کے مسلمان۔ پس آپؑ نے اپنی جماعت کو فرمایا کہ تم نام کے مسلمان نہ بنو۔

پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ لفّاظی کہیں کام نہیں آتی، باتیں کام نہیں آتیں بلکہ عمل ہیں جو کام آتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''پس یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ

اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ۔‘‘(الصّف:4)
(ملفوظات جلد اول صفحہ 76-77)

کہ اللہ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ بات ہے۔

پس ہمیں اس بات کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے قول و فعل برابر ہیں، نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ یعنی ہم اللہ کے انصار ہیں کا دعویٰ ہمارے عمل سے ثابت ہے یا نہیں؟ ہم اسلام کو دنیا میں پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس کو پورا کرنے کے لیے ہماری اپنی کوشش اور حالت کیا ہے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو اور پھر تم اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو‘‘ تمہیں اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ کے قلعہ میں آؤ۔ فرمایا کہ ’’تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔‘‘ تم تو بڑے دعوے کرتے ہو، مسلمانوں کی حالت آج کل تو اَور بھی زیادہ باہر ظاہر ہو رہی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم احمدی ہو کے بھی یہی رہے تو پھر تو خاتمہ ہی سمجھنا۔ فرمایا کہ ’’تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاویں۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمان جو ہیں وہ تو اسلام کو داغ لگانے والے ہیں۔ فرمایا ’’کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے۔ موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثر نفس اسلام تک پہنچتا ہے۔‘‘ ایک شخص کا عمل جو ہے وہ اسی تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات پھر اسلام تک پہنچتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہ مسلمان ہے دعویٰ یہ کرتا ہے عمل یہ کرتا ہے۔ فرمایا ’’......اپنی بداعتدالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں۔‘‘ پھر فرمایا ’’...... پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنالو کہ کفار کو بھی تم پر (جو در اصل اسلام پر ہوتی ہے) نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہ ملے۔‘‘
(ملفوظات جلد اول صفحہ 77-78)

پھر اپنے اخلاق اور عملی حالتوں کو بہتر کرنے کی نصیحت فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاحِ دارَین حاصل ہو‘‘ ہمیشہ کی فلاح حاصل ہو، دونوں جہانوں کی فلاح حاصل ہو’’اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، عقل سے کام لو اور کلامِ الٰہی کی ہدایات پر چلو۔‘‘ کلامِ الٰہی کی ہدایات پر چلنے کیلئے، ان کو حاصل کرنے کیلئے قرآن کریم کو پڑھنا ضروری ہے۔ اسے سمجھنا ضروری ہے۔ نہ صرف ترجمہ بلکہ تفسیر جاننا بھی ضروری ہے۔ فرمایا کہ ’’خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے‘‘ کہ

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بَر دل

کہ دل سے نکلی ہوئی بات دل پر اثر کرتی ہے۔ فرمایا کہ ’’پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔‘‘ بڑی اہم بات ہے فرمایا کہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت صرف باتیں یا کوئی اَور طاقت جو ہے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ’’زبان سے قیل و قال کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔ بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر منبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیا قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں کہتے ہیں کہ تکبر، غرور، بدکاریوں سے بچو مگر جو ان کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں‘‘ وہ ایسی باتیں ہیں فرمایا کہ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو ان نصیحت کرنے والوں کی باتوں کا اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے ہم میں سے ہر ایک کیلئے آپؑ نے فرمایا کہ تم نے اگر واعظ بننا ہے، تم نے اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو ہر ایک کو اپنے قول و فعل کو ایک کرنا ہوگا تا کہ پھر دنیا پر بھی ہم اپنا اثر قائم کر سکیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے‘‘ جو یہ نصیحتیں کرتے ہیں اگر ان کی عملی طاقت بھی ہوتی ’’اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصّف: 3) کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔‘‘
(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 67)

لیکن جو اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں پر عمل کریں گے ان کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔ اپنی باتوں اور نصیحتوں پر عمل کرنے اور عقل اور کلامِ الٰہی سے کام لینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’میری یہ باتیں اس لیے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلامِ الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اس لیے کہ آج کل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے۔ اس لیے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں تا کہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔‘‘
(ملفوظات جلد اول صفحہ 68)

آپ علیہ السلام نے بارہا نصیحت فرمائی کہ جو آپ علیہ السلام کی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں ان سے خدا تعالیٰ کا ترقی کا وعدہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ میرے ماننے والے علم و معرفت میں ترقی کریں گے۔ فرمایا یہ ان سے وعدہ ہے جو عمل کرنے والے ہیں نہ کہ ہر ایک جو کہے کہ میں مسیح موعود کی بیعت میں آگیا ہوں اور عمل نہیں ہے اس سے وعدہ ہرگز نہیں ہے۔ اگر عمل نہیں تو وعدہ بھی پورا نہیں ہوگا۔ ایک جگہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ (آل عمران:56)

یہ تسلی بخش وعدہ ناصرت میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا مگر میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابنِ مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہی الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدہ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وُہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجے میں پڑے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کافروں پر فوقیت دے گا اور قیامت تک ان پر فوقیت دے گا جو صحیح اتباع کرنے والے ہیں۔ جو نہیں اتباع کرنے والے ان کو نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدہ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجے میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ جن کے دل چھوٹی برائیوں اور بڑی برائیوں میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح نہیں ہو رہی۔ فرمایا نہیں، ہرگز نہیں۔ فرمایا کہ یہ وعدہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے۔ آپؑ فرماتے ہیں یاد رکھو اور دل سے سن لو۔ میں پھر ایک بار ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر نہ صرف میری ذات تک بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کامل کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ہی ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خود دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو کہ قیامت تک تم فوقیت حاصل کرو کافروں پر اور اتنی بڑی کامیابی کہ قیامت تک کافرین پر غالب رہو گے اس کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی میں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔ برائی ہوتی بھی ہے تو دل اس پہ ملامت کرنا چاہیے اور پھر کوشش ہونی چاہیے اس کیلئے اور پھر آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس وقت وہاں تک پہنچنا ہے جہاں اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو۔ اپنی نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بڑھانا ہوگا، اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق ہمیں پیدا کرنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ پانچ نمازیں بھی وقت پر نہ پڑھ سکیں اور اپنے کام کی مصروفیت کا بہانہ ہم کر دیں۔ آپؑ فرماتے ہیں اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کیلئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔
(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 103 تا 105)

ایک موقعے پر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار … جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب … کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالب دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے … کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے … یہ ثمر باغ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہی کھایا ہم نے

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

ہر احمدی کو تقویٰ کی راہ اختیار کرنی چاہیے کیونکہ شریعت کا خلاصہ ہی یہ تقویٰ ہے آپؑ فرماتے ہیں:

’’چاہیے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہوسکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ (المائدہ:28)

گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اسکا وعدہ ہے اور اسکے وعدوں میں۔‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں ’’تخلّف نہیں ہوتا۔‘‘ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔‘‘ جیسا کہ فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ (الرّعد:32)

پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کیلئے ایک غیر منفکّ شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔‘‘ تقویٰ تو شرط ہے اور اگر انسان غافل ہو اور پھر کہے میں نے قسمت سے آج ایک دعا کر لی تھی۔ آج میں نے بڑا لمبا سجدہ کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا تو اس کو کیا کہیں گے۔ فرمایا احمق اور نادان ہے وہ، بے وقوف ہے پاگل ہے۔ فرمایا ’’لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 108۔109)

پھر تزکیہ نفس اور تقویٰ اختیار کرنے کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں وہ ضائع کرنے کیلئے نہیں دیئے گئے ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔‘‘ ان کو ٹھیک طرح صحیح موقع پر استعمال کرنا اور جائز اس کا استعمال کرنا یہی اس کی نشوونما ہوتی ہے۔ ’’اسی لیے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی۔‘‘ انسان کے مرد عورت کے تعلقات کے جو قویٰ ہیں ان کو ضائع کرنے کیلئے نہیں کہا یا آنکھ کو نکالنے کیلئے نہیں کہا کہ بدنظری نہ کرو‘ بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کروایا جیسے فرمایا

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (المومنون:2)

اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا۔ متّقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا

وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (البقرہ:6)

یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطراتِ نفس بلا سوچے گذشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے۔‘‘ پس یہ یقین پیدا کرنا ہوگا جو آگے تک لے جاتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین ہوگا۔ ایمان بالغیب کرنا ہوگا۔‘‘ اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔‘‘ پھر کامیابیاں حاصل ہوجائیں گی۔ فرمایا ’’پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پاچکے ہیں۔ اس لیے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔

سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے۔‘‘ فرمایا سو ہماری جماعت یہ غم یعنی تقویٰ حاصل کرنے کا غم، اللہ تعالیٰ سے ملنے کا غم، فکر، غم سے مراد ہے فکر، کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے ’’کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔‘‘ پس آپ علیہ السلام ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف اس میں توجہ دلا رہے ہیں اور ہم یہ خود ہی اپنے جائزے لے سکتے ہیں۔ پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ تقویٰ والے کون لوگ ہیں اور جس کے دل میں تقویٰ ہو اسے اپنی زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیے فرماتے ہیں:

’’اہلِ تقویٰ کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کیلئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔‘‘ فرمایا ’’عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔‘‘ نخوت یا تکبر اور غرور جو ہے یہ غضب سے، غصہ میں جو انسان آتا ہے اس وقت پیدا ہوتا ہے ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب، عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہوجاوے۔‘‘ یہ بڑی قابل غور بات ہے۔ فرمایا کہ ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔‘‘ یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑوں سے مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں، بڑی عزت کرتے ہیں، بڑا احترام کرتے ہیں۔ فرمایا ’’لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔‘‘ اصل بڑائی تو یہ ہے کہ کمزور اور کم طاقت والا جو ہے اس کی بات کو سنو، غریب کی بات کو سنو، مسکین کی بات کو سنو۔ فرمایا کہ یہی جڑ ہے عاجزی کی اور یہی بنیاد ہے عاجزی کی۔ اس پے قائم ہوگے تو تبھی کہہ سکتے ہیں کہ تقویٰ پیدا ہوا ہے اور اس کیلئے آپؑ نے فرمایا کہ غریب کی بات سنو’ اسکی دلجوئی کرے۔ اسکی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ (الحجرات:12)

تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ۔‘‘ (الحجرات:14)

(ملفوظات جلد اول صفحہ 35۔36)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارے میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف سے رجوع کیے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نورِ الٰہی سے دیکھتا ہے۔ صحیح فراست اور حقیقی دانش ...... کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔‘‘

فرمایا ’’اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبر اور فکر کیلئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہوجاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہوجائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لوگے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہوجائے گی کہ

رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:192)

تمہارے دل سے نکلے گا اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں۔‘‘ جو تم نے بنایا ہے یہ جھوٹ نہیں ہے، بے فائدہ نہیں بنایا‘ بلکہ صانعِ حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 66)

پس تقویٰ ہوگا تو دینی علوم کے ساتھ دنیوی علوم کے بھی راستے کھلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی راستے دکھائے گا۔ ان کا بھی ادراک حاصل ہوگا اور اس سے پھر علم و معرفت میں بھی ترقی ہوگی۔ راستبازی اور تقویٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

’’ذرا سوچو اور سمجھو خدا کے واسطے عقل سے کام لو اور اس لیے کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو راستباز اور متقی بنو۔ پاک عقل آسمان سے آتی ہے اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے لیکن وہ جوہر قابل کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس پاک سلسلہ کا قانون وہی قانون ہے جو ہم جسمانی قانون میں دیکھتے ہیں۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے لیکن کوئی جگہ اس بارش سے گلزار ہوتی ہے اور کہیں کانٹے اور جھاڑیاں ہی اگتی ہیں اور کہیں وہی قطرہ بارش سمندر کی تہہ میں جا کر ایک گوہر شہوار بنتا ہے۔ بقول کسے

در باغ لالہ روید در شورہ بُوم خس‘‘

کہ وہ (بارش) باغ میں تو پھول اگاتی ہے اور بنجر میں گھاس پھوس اگاتی ہے۔ پھر اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اگر زمین قابل نہیں ہوتی تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ الٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔ اسی لیے آسمانی نور اترا ہے اور وہ دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اس کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہوجاؤ تا ایسا نہ ہو کہ بارش کی طرح کہ جو زمین جوہر قابل نہیں رکھتی۔‘‘ جس میں خاصیت ہی نہیں جو بنجر زمین ہے‘‘ وہ اس کو ضائع کر دیتی ہے۔ تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو۔‘‘ بارش تو ہو رہی ہے لیکن اگر زمین اچھی نہیں تو تاریکی میں چلو گے۔ نور موجود ہے، نور سے فائدہ نہیں اٹھا سکو گے

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اُرول (بہار)

’’اور ٹھوکر کھا کر اندھے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ مادرِ مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے مگر تم ان پر قدم مارنے کیلئے عقل اور تزکیہ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کہ جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیہ نفوس نہیں ہوتا پاک عقل آسمان سے اتر نہیں سکتی۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اپنے بارے میں کہ ’’میں وہ انسان ہوں جو اللہ تعالیٰ نے غیرت کھا کر بھیجا ہے‘‘ تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانہ میں ایسا فساد اور فتنہ نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کیلئے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر ہے۔ ہر طرف دائیں بائیں ہر جگہ دیکھو اسلام کو ختم کرنے کی فکر میں، معدوم کرنے کی فکر ’’میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔‘‘ فرماتے ہیں ’’مجھے یاد ہے اور براہین احمدیہ میں بھی مَیں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع کی گئی ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ‘‘ ہے۔ اُس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد چھے کروڑ تھی۔ ’’اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر ہے۔ اگر اس زیادتی تعداد کو جواب تک ان تصنیفات میں ہوئی ہے چھوڑ بھی دیا جائے تو بھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔‘‘ اور اب تو صرف کتابیں نہیں بلکہ ہر قسم کے میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کو بدنام اور ختم کرنے کیلئے کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس لیے اب ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ اسلام کو سمجھیں اپنی حالتوں کو بہتر کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور حقیقی اسلام دنیا کو دکھانے کیلئے میدان میں اتریں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا۔ اور اسکا نام ونشان تک مٹ جاتا مگر نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔‘‘ اسلام کی حفاظت کر رہا ہے۔ فرمایا ’’مجھے افسوس اور رنج اس امر کا ہوتا ہے کہ لوگ مسلمان کہلا کر ناطے بیاہ کے برابر بھی تو اسلام کا فکر نہیں کرتے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 72۔73)

اپنے اخلاق کو عمدہ اور اعلیٰ معیار پر لے جانے کی نصیحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کیلئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امرِ واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔ اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیلِ اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیلِ اخلاق میں صَرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 140)

فرمایا کہ ’’بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 76)

توبہ اور عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

’’اس لیے اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آکر توبہ کا دروازہ بند کر دے توبہ کرو۔ جب کہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آپڑے تو اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے۔ اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضا مندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔

يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا الخ (الدھر:9)

یعنی خدا کی رضا کیلئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 208)

پھر فرمایا (انصار اللہ کیلئے خاص طور پر) ’’راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب پاشی کی۔ آپؐ نے ان کیلئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آب پاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو تہجد میں اٹھو۔ دعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول وفعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہو گی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 45)

کہ نیک لوگوں کیلئے کوئی بھی کام مشکل نہیں ہوتا۔ پھر بڑے درد سے نصیحت کرتے ہوئے اور آخرت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’پس میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دل سوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں۔ ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو!

ہاں خوب یاد رکھو اور اس کو سچ سمجھو کہ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ پس اگر ہم عمدہ حالت میں یہاں سے کوچ کرتے ہیں تو ہمارے لیے مبارکی اور خوشی ہے ورنہ خطرناک حالت ہے۔‘‘

انصار کی عمر تو ایسی ہوتی ہے کہ ان کو تو بڑی فکر رہنی چاہیے۔ فرمایا: ’’یاد رکھو کہ جب انسان بری حالت میں جاتا ہے تو مکان بعید اس کیلئے یہیں سے شروع ہو جاتا ہے یعنی نزع کی حالت ہی سے اس میں تغیر شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى (طٰہٰ:75)

یعنی جو شخص مجرم بن کر آوے گا اس کیلئے ایک جہنم ہے جس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔ یہ کیسی صاف بات ہے۔ اصل لذّت زندگی کی راحت اور خوشی ہی میں ہے۔‘‘

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى۔

جو مجرم بن کے آئے گا اس کیلئے ایک جہنم ہے اس میں نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا۔ فرمایا کہ کیسی صاف بات ہے اصل لذت زندگی کی راحت اور خوشی ہی میں ہے ’’بلکہ اسی حالت میں وہ زندہ متصور ہوتا ہے جبکہ ہر طرح کے امن وآرام میں ہو۔ اگر وہ کسی درد مثلاً قولنج یا درد دانت ہی میں مبتلا ہو جاوے تو وہ مردوں سے بدتر ہوتا ہے اور حالت ایسی ہوتی ہے کہ نہ تو مردہ ہی ہوتا ہے اور نہ زندہ ہی کہلا سکتا ہے۔ پس اسی پر قیاس کر لو۔‘‘ اسی کو سامنے رکھو جو ظاہری بیماریاں دنیا میں ہوتی ہیں اسی کو سامنے رکھ کر دیکھو ’’کہ جہنم کے درد ناک عذاب میں کیسی بری حالت ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 142۔143)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آپؑ کی خواہشات کے مطابق آپؑ کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے ہوں۔ حقیقی انصار اللہ بننے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے اور اپنی نسلوں کیلئے نیک نمونے چھوڑ کر جانے کی توفیق ہمیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہم حاصل کرنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

(دعا کے بعد حضورِ انور نے فرمایا) اجتماع کی حاضری کے بارے میں بتا دوں۔ اس دفعہ کی حاضری جو ہے کُل انصار کی حاضری تین ہزار ایک سو سات ہے اور مہمان ایک ہزار پانچ سو پندرہ ہیں اس طرح کل حاضری یہاں اس وقت چار ہزار چھ سو بائیس (4622) ہے۔ انصار کی حاضری میں تیئس پرسنٹ کا اضافہ ہے اور لجنہ کی حاضری اُس وقت ان کے پاس پوری آئی نہیں تھی، وہاں اعلان نہیں کیا تھا تو لجنہ کی حاضری جو اس وقت حاضری کے فائنل figure ہیں پانچ ہزار آٹھ سو بائیس 5822 ہے اور پچھلے سال سے یہ بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ نے بھی کافی کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بھی آگے بڑھنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3ردسمبر 2019)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا | خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا | صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

● مَیں نے آپ کو ہدایت دی تھی کہ شعبہ وقف نو کے ساتھ ملیں اور ایک منصوبہ بنا کر واقفین نو کو طبّ (medicine) کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے ترغیب دلائیں ان کی اس حوالے سے رہنمائی بھی کریں اور وقفِ نو میں میڈیکل کے طلباء اور ڈاکٹرز کی مدد بھی کریں

● مَیں نے یہ ہدایت بھی دی تھی کہ آپ انہیں Career guidance مہیا کریں اور جماعتی ضروریات کے مطابق انہیں مشورہ دیں کہ وہ کس فیلڈ میں تخصّص کریں

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یو.کے کو واقفین نو کے متعلق حضور انور کی اہم ہدایات

● واقفین نو کے حوالے سے ہمیں خاص طور پر بچوں کے امراض (Paediatric)، امراض نسواں (Gynaecology) اور جنرل سرجری کے شعبوں میں مستقل واقفین کی ضرورت ہے جونہی ان کی میڈیکل ٹریننگ کا عرصہ مکمل ہو جائے انہیں وقف کو نبھاتے ہوئے ایک مصمم ارادے کے ساتھ اپنے آپ کو جماعت کیلئے پیش کرنا چاہئے

واقفین نو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ضروری ہدایت

● ہمارے ڈاکٹرز کیلئے کافی نہیں کہ وہ خدمت کیلئے صرف چند دن یا دوران سال چند ہفتوں کیلئے سفر اختیار کریں بلکہ قربانی کیلئے ایک دلی جذبہ اور اپنی زندگیوں میں سے وقت نکال کر انسانیت کی خدمت کیلئے ایک حقیقی خواہش کی ضرورت ہے

● ایک بار پھر میں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یو.کے میں آپ کے ممبرز اور دنیا بھر میں ڈاکٹرز کو جتنا وقت ممکن ہو وقف عارضی کیلئے نکالنا چاہئے

● محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہی آپ کو ایسا علم اور مہارت حاصل ہوئی ہے جس کے ذریعہ سے آپ انسانیت کی ایسے رنگ میں خدمت کر سکتے ہیں جو دوسرے نہیں کر سکتے اس لیے آپ کو لازماً اپنی مہارت کو انسانیت کی تکلیفوں کو کم کرنے میں صَرف کرنا چاہیے، احمدی ڈاکٹرز کو اپنی مہارت صِرف دُنیا کمانے یا مہارت کو مزید صیقل کرنے میں صَرف نہیں کرنی چاہئے

● میں صرف میڈیکل ایسوسی ایشن یو.کے کے ممبران سے ہی مخاطب نہیں ہونا چاہتا بلکہ دنیا بھر میں احمدی ڈاکٹرز اور میڈیکل کے ماہرین سے بھی مخاطب ہونا چاہتا ہوں آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ لوگ انسانیت کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے اُس علم کو جو آپ نے حاصل کیا ہے اور اپنے ہنر کو استعمال کریں جیسا کہ مَیں نے کہا صرف اپنے دنیاوی کیریئر کی طرف توجہ کرنے کی بجائے آپ کو اپنا وقت جماعت کی خاطر قربان کرنا چاہئے

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یو.کے اور دنیا بھر کے احمدی ڈاکٹروں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں ہدایات

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یو.کے کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ فرمودہ 30 /نومبر 2019ء بروز ہفتہ بمقام مسرور ہال، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یُوکے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یو کے ایک مرتبہ پھر اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کر رہی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ دوران سال بہت سے مفید منصوبوں پر کام ہوا ہے اور بہت سی کوششیں کی گئی ہیں۔ جیسا کہ آپ کی رپورٹ ظاہر کر رہی ہے کہ آپ نے ربوہ میں بعض ڈاکٹرز کو ٹریننگ دی ہے جو امراض نسواں (Gynaecology) کے شعبہ میں اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں بھی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں آپریشن تھیٹر (Operation theatre) کیلئے میڈیکل سامان اور گُردوں میں پتھری ختم کرنے کیلئے Lithotripsy Machine بھی آپ نے بھجوائی ہے۔ امسال میڈیکل ایسوسی ایشن یا ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ یوکے سے کُل 36 /احمدی ڈاکٹرز نے وقف عارضی کیلئے سفر اختیار کیا اور پاکستان، ملائیشیا، گوئٹے مالا، گھانا اور گیمبیا وغیرہ میں خدمت کی۔

چند سال قبل احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن نے آئیوری کوسٹ میں ہسپتال تعمیر کرنے کیلئے منصوبہ بندی کی تھی لیکن اس پر اٹھنے والی لاگت آپ کی استطاعت سے زیادہ تھی چنانچہ اب ہیومینٹی فرسٹ نے اس منصوبہ کی ذمہ داری لے لی ہے۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ میڈیکل ایسوسی ایشن نے یہ منصوبہ ہیومینٹی فرسٹ کے حوالہ کیا بلکہ یہ منصوبہ آپ کی استطاعت سے باہر تھا۔ اس لیے یہ میڈیکل ایسوسی ایشن سے لے کر ہیومینٹی فرسٹ کو دیا گیا۔

بہر حال گو کہ یہ ہسپتال اب میڈیکل ایسوسی ایشن کے تحت نہیں تعمیر ہو رہا لیکن پھر بھی آپ کو اس پراجیکٹ کیلئے جس حد تک ممکن ہو مالی امداد کے ذریعہ اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔

مزید برآں آپ کی پچھلی کانفرنس میں مَیں نے آپ کو ہدایت دی تھی کہ شعبہ وقف نو کے ساتھ ملیں اور ایک منصوبہ بنا کر واقفین نو کو طبّ (medicine) کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے ترغیب دلائیں، ان کی اس حوالے سے رہنمائی بھی کریں اور وقفِ نو میں میڈیکل کے طلباء اور ڈاکٹرز کی مدد بھی کریں۔ مَیں نے یہ ہدایت دی تھی کہ آپ انہیں Career guidance مہیا کریں اور جماعتی ضروریات کے مطابق انہیں مشورہ دیں کہ وہ کس فیلڈ میں تخصّص کریں۔ اسی طرح میں نے یہ بھی ہدایت دی تھی کہ آپ واقفین نو کو متوجہ کریں کہ جب ان کی ضروری ٹریننگ مکمل ہو جائے اور وہ تجربہ حاصل کر لیں تو اپنے مقدس عہد کو پورا کریں جو انہوں نے کیا ہے کہ وہ جماعت کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کریں گے۔

افسوس کہ اس حوالہ سے بہت کم پیش رفت ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں ہمارے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی بہت کمی ہے۔ مثلاً فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بچوں کے امراض کے ڈاکٹرز (paediatricians) کی کمی کی وجہ سے اکثر ہمیں مجبوراً مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں بھیجنا پڑتا ہے۔ اسی طرح امراض نسواں کے ڈاکٹرز کی بھی کمی ہے۔ اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ یوکے سے بچوں کے ماہر ڈاکٹرز اور ماہرین امراض نسواں اور دوسرے ماہرین لمبی مدت کیلئے اپنی خدمات پیش کریں تا کہ وہ اس کمی کو دور کرنے میں مدد کر سکیں۔

ہمارے ڈاکٹرز کیلئے کافی نہیں کہ وہ خدمت کیلئے صرف چند دن یا دوران سال چند ہفتوں کیلئے سفر اختیار کریں بلکہ قربانی کیلئے ایک دلی جذبہ اور اپنی زندگیوں میں سے وقت نکال کر انسانیت کی خدمت کیلئے ایک حقیقی خواہش کی ضرورت ہے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ سب وہ کام کرنے کیلئے تیار ہیں جو دُور بیٹھ کر کیا جا سکتا ہو یا جس سے آپ کی روزمرہ زندگی پر اثر نہ پڑتا ہو۔ لیکن ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے ڈاکٹرز متواتر لمبے عرصے کیلئے افریقہ اور خاص طور پر پاکستان کے ہسپتالوں میں جا کر خدمت کریں۔

الحمد للہ، بعض ایسے احمدی ڈاکٹرز ہیں جو اس قربانی کے جذبہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں جس قربانی کی ضرورت ہے۔ مثلاً امریکہ میں ایسے ڈاکٹرز ہیں جو با قاعدگی کے ساتھ لمبے عرصے کیلئے پاکستان میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں خدمت کیلئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے علاج کا معیار بہتر ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک ڈاکٹر نے وہاں تین سال کام کیا ہے اور وہ امریکہ سے پاکستان منتقل ہو گئے ہیں۔

میں حقیقت میں ان کے قربانی کے جذبہ کی قدر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ان پر فضل فرمائے۔

واقفین نو کے حوالے سے ہمیں خاص طور پر بچوں کے امراض (Paediatric)، امراض نسواں (Gynaecology) اور جنرل سرجری کے شعبوں میں مستقل واقفین کی ضرورت ہے۔ جونہی ان کی میڈیکل ٹریننگ کا عرصہ مکمل ہو جائے انہیں وقف کو نبھاتے ہوئے ایک مصمم ارادے کے ساتھ اپنے آپ کو جماعت کیلئے پیش کرنا چاہیے اور افریقہ یا پاکستان میں جماعت کے ہسپتالوں میں خدمت کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ ورنہ ان کا تحریک وقف نو میں شامل ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔

ایک بار پھر میں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یوکے میں آپ کے ممبرز اور دنیا بھر میں ڈاکٹرز کو جتنا وقت ممکن ہو وقف عارضی کیلئے نکالنا چاہیے جبکہ وقفِ نو ڈاکٹرز کو ٹریننگ مکمل کرتے ہی کل وقت کیلئے جماعت کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیے۔

ان مختصر الفاظ کے بعد میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ افراد جماعت میں خدمت انسانیت کی کونسی مخلصانہ روح دیکھنا چاہتے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’اخلاص اور محبت شعبہ ایمان ہے...... اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے۔‘‘

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ ہرگز ضائع نہیں کرتا ان دلوں کو کہ ان میں ہمدردی بنی نوع ہوتی ہے۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ آپ کیلئے بطور مشعل راہ ہونے چاہئیں اور ہمیشہ آپ کے دل و دماغ میں راسخ رہنے چاہئیں۔

یہ الفاظ اس حقیقت کی طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہی آپ کو ایسا علم اور مہارت حاصل ہوئی ہے جس کے ذریعہ سے آپ انسانیت کی ایسے رنگ میں خدمت کر سکتے ہیں جو دوسرے نہیں کر سکتے۔ اس لیے آپ کو لازماً اپنی مہارت کو انسانیت کی تکلیفوں کو کم کرنے میں صَرف کرنا چاہیے۔ احمدی ڈاکٹرز کو اپنی مہارت صرف دنیا کمانے یا مہارت کو مزید صیقل کرنے میں صَرف نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ آپ میں سے ہر ایک اپنی زندگی میں سے لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کے لیے قربان کرے اور انسانیت کی خاطر اپنی صلاحیتوں اور ٹریننگ کو بروئے کار لائے۔ صرف تب ہی آپ اپنی استعدادوں کے مطابق حقوق العباد کی بجا آوری کرنے والے ہوں گے اور صرف تب ہی آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہوں نے اعلیٰ اخلاقی معیاروں کو پایا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

آخر پر اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں صرف میڈیکل ایسوسی ایشن یوکے کے ممبران سے ہی مخاطب نہیں ہونا چاہتا بلکہ دنیا بھر میں احمدی ڈاکٹرز اور میڈیکل کے ماہرین سے بھی مخاطب ہونا چاہتا ہوں۔ آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ لوگ انسانیت کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے اُس علم کو جو آپ نے حاصل کیا ہے اور اپنے ہنر کو استعمال کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا صرف اپنے دنیاوی کیریئر کی طرف توجہ کرنے کی بجائے آپ کو اپنا وقت جماعت کی خاطر قربان کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو انسانیت کی خاطر اپنی استعدادوں کے مطابق اپنے فرائض ادا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفائے احمدیت کی توقعات پر احسن رنگ میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاص طور پر میری دعا ہے کہ ایسے واقفین نو جو ڈاکٹرز ہیں اس مقدس عہد کو پورا کرنے والے ہوں جو پہلے ان کے والدین نے کیا اور بعد میں انہوں نے اپنے آپ کو بے نفس ہونے کی روح کے ساتھ اور اپنی بقیہ زندگی انسانیت کی خدمت کیلئے دلی خواہش کے ساتھ خود اس عہد کی تصدیق کی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جزا دے جو بے نفس ہو کر دوسروں کی خدمت کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو اس خالص نیت کے ساتھ ایسی خدمات کیلئے پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے انسانیت کے دکھوں کو کم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مسلسل کوششوں میں برکت ڈالے اور تمام اعلیٰ مقاصد میں آپ کو کامیاب کرے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3 اپریل 2020)

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

احمدی ہی ہوں گے جو دنیا کی صحیح رہنمائی کرسکیں گے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ان دنوں میں جو خاص توجہ پیدا ہوئی ہوئی ہے اسے اب قائم رکھیں اور خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں کیونکہ دنیا کی تباہی کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف جب دنیا کی نظر ہوگی، توجہ ہوگی، حقوق کی ادائیگی کی طرف جب نظر ہوگی تو پھر لوگ جماعت کی طرف ہی دیکھیں گے پھر احمدی ہی ہوں گے جو دنیا کی صحیح رہنمائی کرسکیں گے لیکن اس سے پہلے ہمیں درد کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ نوبت ہی نہ آئے جب دنیا اس حد تک آگے چلی جائے کہ وہاں سے روشنی اور امن کی طرف آنے کے راستے ہی بند ہو جائیں۔ اس سے پہلے ہی لوگوں کی نظر اس طرف پھر جائے۔ پس ہمیں دعاؤں کے ساتھ اپنے نمونے بھی دکھانے کی ضرورت ہے دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کے حق ادا کرکے ہی تم اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کر سکتے ہو اور خدا تعالیٰ جو واحد خدا ہے اس کا رحم حاصل کئے بغیر نہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ہماری کوشش کامیاب ہوسکتی ہے اور نہ مرنے کے بعد انجام بخیر ہوسکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 رمئی 2020)

اعلان نکاح

عزیزہ شاہین تبسم صاحبہ بنت مکرم شیخ جہانگیر صاحب مرحوم آف جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اُڈیشہ) کا نکاح مکرم مبشر عالم صاحب ابن مکرم مبارک عالم صاحب ساکن خانپور ملکی (صوبہ بہار) کے ساتھ سات لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 31 راکتوبر 2019ء کو مسجد مبارک قادیان میں مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے پڑھایا۔ دونوں خاندانوں کیلئے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (شیخ اسرافیل، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

حدیث نبوی ﷺ

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز اور دلنشیں تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3؍اپریل 2020 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کی شہادت کس جنگ میں ہوئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کی شہادت جنگِ جمل میں ہوئی تھی۔

سوال: حضرت عمرؓ نے خلافت کے متعلق جو کمیٹی تشکیل دی تھی اس میں کن کن اصحاب کو شامل کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، اور حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا نام شامل کیا۔

سوال: حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے کمیٹی کے افراد کو مخاطب کر کے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ تمہارے ساتھ شریک رہے گا لیکن اس خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

سوال: حضرت عمرؓ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو کیا وصیت فرمائی؟

جواب: حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اُس خلیفہ کو جو میرے بعد ہوگا مہاجرین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق ادا کریں اور ان کی عزت کا خیال رکھیں۔ میں اسے انصار کے متعلق بھی عمدہ سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ میں سارے شہر کے باشندوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کی اس کو وصیت کرتا ہوں۔ میں اس کو بدوی عربوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

سوال: حضرت عثمانؓ کس طرح خلیفہ منتخب ہوئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد وہ آدمی جمع ہوئے جن کا نام حضرت عمرؓ نے لیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا اپنا معاملہ اپنے میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دو۔ حضرت زبیرؓ نے کہا میں نے اپنا اختیار حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو دیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے کہا آپ دونوں میں سے جو بھی اس امر سے دستبردار ہوگا ہم اسی کے حوالے اس معاملے کو کر دیں گے اور اللہ اور اسلام اس کا نگران ہوں۔ پھر عبدالرحمٰنؓ حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کے الگ لے گئے اور کہنے لگے۔ بتائیں اگر میں آپ کو امیر بناؤں تو کیا آپ ضرور انصاف کریں گے؟ اور اگر میں عثمان کو امیر بناؤں تو آپ اس کی بات سنیں گے اور ان کا حکم مانیں گے؟ پھر حضرت عبدالرحمٰنؓ دوسرے کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی ویسے ہی کہا۔ جب انہوں نے پختہ عہد لے لیا تو کہنے لگے عثمان! آپ اپنا ہاتھ اٹھائیں اور انہوں نے ان سے بیعت کی اور حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت کی۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے خواجہ کمال الدین صاحب کے اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ حضرت طلحہؓ، زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ نے حضرت علیؓ کی بیعت نہیں کی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: طلحہؓ اور زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کے بیعت نہ کرنے سے آپ حجت نہ پکڑیں۔ ان کو انکارِ خلافت نہ تھا بلکہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا سوال تھا۔ جس نے آپ سے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کی بیعت نہیں کی تھی وہ غلط کہتا ہے۔ حضرت عائشہؓ تو اپنی غلطی کا اقرار کر کے مدینہ جا بیٹھیں اور طلحہؓ اور زبیرؓ نہیں فوت ہوئے جب تک بیعت نہ کر لی۔

سوال: حضرت طلحہؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کس طرح کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حاکم نے روایت کی ہے کہ ثور بن مجزاء نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں واقعہ جمل کے دن حضرت طلحہؓ کے پاس سے گزرا۔ اس وقت ان کی نزع کی حالت قریب تھی۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم کون سے گروہ میں سے ہو؟ میں نے کہا کہ حضرت امیر المومنین علیؓ کی جماعت میں سے ہوں تو کہنے لگے اچھا اپنا ہاتھ بڑھاؤ تا کہ میں تمہارے ہاتھ پر بیعت کر لوں۔ چنانچہ انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر جان بحق ہو گئے۔ میں نے آ کر حضرت علیؓ سے تمام واقعہ عرض کر دیا۔ آپؓ سن کر کہنے لگے۔ اللہ اکبر! خدا کے رسولؐ کی بات کیا سچی ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہی چاہا کہ طلحہ میری بیعت کے بغیر جنت میں نہ جائے۔

سوال: حضرت عائشہؓ جنگ جمل میں اپنی شرکت پر کس رنگ میں افسوس کا اظہار کرتی تھیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ کے پاس ایک دفعہ واقعہ جمل مذکور ہوا تو کہنے لگیں کہ کاش جس طرح اور لوگ اس روز بیٹھے رہے میں بھی بیٹھی رہتی۔ اس بات کی تمنا مجھے اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ میں آنحضرتؐ سے دس بچے جنتی جن میں سے ہر بچہ عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام جیسا ہوتا۔

سوال: حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ نے آغاز میں حضرت علیؓ کی بیعت کس شرط پر کی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ نے حضرت علیؓ کی بیعت اس شرط پر کر لی تھی کہ وہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے جلد سے جلد بدلہ لیں گے۔ انہوں نے جلدی کے جو معنی سمجھے تھے وہ حضرت علیؓ کے نزدیک خلاف مصلحت تھے۔ ان کا خیال تھا کہ پہلے تمام صوبوں کا انتظام ہو جائے پھر قاتلوں کو سزا دینے کی طرف توجہ کی جائے۔

سوال: حضرت عائشہؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ جنگ جمل کے لیے کس طرح آمادہ ہوئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جو لوگ قاتلین عثمانؓ سے بدلہ لینا چاہتے تھے انہوں نے مکہ جا کر حضرت عائشہ کو عثمان کے قاتلوں سے بدلہ لینے پر آمادہ کر لیا۔ اور حضرت عائشہ نے اس بات کا اعلان کر دیا کہ وہ قاتلین عثمانؓ سے بدلہ لینے کے لیے روانہ ہوں گی۔ جب حضرت عائشہؓ کا اعلان ان کو پہنچا تو وہ بھی ان کے ساتھ جا ملے۔ اور سب مل کر بصرہ کی طرف چلے گئے۔

سوال: حضرت علیؓ نے اس جنگ کو روکنے کے لیے کیا اقدام کیے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب حضرت علیؓ کو اس لشکر کا علم ہوا تو آپ نے بھی ایک لشکر تیار کیا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بصرہ پہنچ کر آپ نے ایک آدمی کو حضرت عائشہؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کی طرف بھیجا۔ اور ان سے باری باری دریافت کیا کہ آپؓ کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا ارادہ صرف اصلاح ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اگر آپ کا منشاء اصلاح ہے تو اس کا یہ طریق نہیں جو آپ نے اختیار کیا ہے۔ اس کا نتیجہ تو فساد ہے۔ اصلاح یہ ہے کہ پہلے ملک کو اتحاد کی رسی میں باندھا جائے پھر شریروں کو سزا دی جائے۔ یہ بات سن کر انہوں نے کہا کہ اگر حضرت علیؓ کا یہی عندیہ ہے تو وہ آ جائیں ہم ان کے ساتھ ملنے کو تیار ہیں۔ اس پر اس شخص نے حضرت علیؓ کو اطلاع دی اور طرفین کے قائمقام ایک دوسرے کو ملے اور فیصلہ ہو گیا کہ جنگ کرنا درست نہیں صلح ہونی چاہیے۔

سوال: جب حضرت عثمان کے قاتلوں یعنی سبائیوں کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان صلح ہونے جا رہی ہے تو انہوں نے کیا چال چلی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب یہ خبر سبائیوں کو پہنچی تو انہوں نے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا کہ مسلمانوں میں صلح ہو جانی ہمارے لیے سخت مضر ہوگی کیونکہ اسی وقت تک ہم حضرت عثمانؓ کے قتل کی سزا سے بچ سکتے ہیں جب تک کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں گے۔ اگر صلح ہو گئی اور امن ہو گیا تو ہمارا ٹھکانہ کہیں نہیں۔ جب رات ہوئی تو ان سبائیوں میں سے جو حضرت علیؓ کے ساتھ تھے انہوں نے حضرت عائشہ کے لشکر پر شب خون مار دیا اور جو حضرت عائشہؓ کے لشکر میں تھے انہوں نے حضرت علیؓ کے لشکر پر شب خون مار دیا اور ہر فریق نے خیال کیا کہ دوسرے فریق نے اس سے دھوکا کیا حالانکہ اصل میں یہ صرف سبائیوں کا ایک منصوبہ تھا۔

سوال: یہ جنگ کس طرح رُکی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب جنگ شروع ہو گئی تو حضرت علیؓ نے آواز دی کہ کوئی شخص حضرت عائشہؓ کو اطلاع دے۔ شاید ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کر دے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کا اونٹ آگے کیا گیا لیکن نتیجہ اَور بھی خطرناک نکلا۔ مفسدوں نے یہ دیکھ کر کہ ہماری تدبیر پھر الٹی پڑنے لگی۔ حضرت عائشہؓ کے اونٹ پر تیر مارنے شروع کیے۔ حضرت عائشہؓ نے زور زور سے پکارنا شروع کیا کہ اے لوگو! جنگ کو ترک کرو۔ لیکن مفسد باز نہ آئے اور برابر آپؓ کے اونٹ پر تیر مارتے چلے گئے۔ جب جنگ تیز ہو گئی تو یہ دیکھ کر کہ اس وقت تک جنگ ختم نہ ہوگی جب تک حضرت عائشہؓ کو درمیان سے ہٹایا نہ جائے بعض لوگوں نے آپ کے اونٹ کے پاؤں کاٹ دیے اور ہودج اتار کر زمین پر رکھ دیا۔ تب کہیں جا کر جنگ ختم ہوئی۔

......☆......☆......☆......

کورونا وبا کے متعلق سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایات اور مکرم ناصر احمد سعید صاحب مرحوم کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10؍اپریل 2020 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: کورونا کی وبا کے متعلق افراد جماعت حضور انور کی خدمت میں کس طرح اپنی پریشانیوں کا اظہار کرتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج کل کورونا کی وبا کی وجہ سے جو دنیا کے حالات ہیں اس نے اپنوں کو بھی، غیروں کو بھی سب کو پریشان کیا ہوا ہے۔ لوگ خط لکھتے ہیں، اپنی پریشانیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنے پیاروں، قریبیوں، رشتہ داروں کی بیماریوں کی وجہ سے پریشان ہیں چاہے وہ کوئی بھی بیماری ہو۔ ان حالات میں بہت زیادہ پریشانی کا اظہار ہوتا ہے کہ اگر کوئی اور بیماری بھی ہے تو کمزور جسم اس وبا کی بیماری کو لے ہی نہ لے۔

سوال: ایک مربی صاحب نے کورونا کی وبا کے متعلق کیا لکھا اور حضور انور نے اسکے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہو گیا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ بات ان کی ٹھیک ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ کچھ پتا نہیں لگ رہا کہ دنیا کو کیا ہو رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بھی انہی حالات کے متعلق، آج کل کے زمانے کے حالات کے مطابق فرماتا ہے کہ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا (الزلزال:4) اور انسان کہہ اٹھے گا کہ اسے ہو کیا گیا ہے؟

سوال: حضور انور گزشتہ کئی سالوں سے افراد جماعت کو کس بات سے آگاہ فرما رہے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مَیں بھی گزشتہ کئی سالوں سے یہ کہہ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد اور جب سے کہ آپؑ نے دنیا کو خاص طور پر آفات اور آسمانی بلاؤں سے آگاہ کیا ہے، دنیا میں طوفانوں، زلزلوں، وباؤں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور عمومی طور پر یہ وبائیں اور آفات انسان کو ہوشیار کرنے کے لیے آ رہی ہیں کہ تم اپنے پیدا کرنے والے کے بھی حق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرو، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرو۔ پس ان حالات میں ہم نے خود بھی اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے زیادہ جھکنا ہے اور دنیا کو بھی ہوشیار کرنا ہے۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے دنیا میں آنے والے ابتلاؤں کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے اس دنیا میں جب ہم رہتے ہیں تو کئی باتوں میں مثلاً وبائیں ہیں، قحط ہیں ان میں ہمیں بھی ایک حد تک حصہ لینا پڑتا ہے یعنی ہم بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ہم پر بھی وہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ الٰہی جماعتوں کو ان سے بالکل محفوظ رکھا جائے۔ لیکن مومن ان مشکلات سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے گزر جاتا ہے۔

سوال: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ وبا نشان کے طور پر ہے انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وبا نشان کے طور پر ہے اور احتیاط یا علاج کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس قسم کے تبصرے دوسروں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ہمیں نہیں پتا کہ یہ نشان ہے، خاص

طور پر کوئی نشان ہے یا نہیں لیکن عمومی طور پر بہر حال ہم کہتے ہیں کہ زمینی اور آسمانی بلائیں اور آفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد بہت بڑھ گئی ہیں۔ پس عمومی طور پر تو بے شک کہا جا سکتا ہے لیکن اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے طاعون کے ساتھ ملانا اور پھر اس قسم کی باتیں کرنا کہ نعوذ باللہ جو احمدی اس بیماری میں مبتلا ہیں یا اس سے وفات پا گئے ہیں ان کا ایمان کمزور تھا۔ یہ کہنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔

سوال طاعون سے فوت ہونے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا درجہ دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے اس بیماری (طاعون) سے فوت ہونے والے کو شہید قرار دیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کے متعلق اپنی جماعت کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعے پر مفتی صاحبؓ کو کہا کہ اخبار میں اس کا اعلان کر دیں کہ مَیں اپنی جماعت کے لیے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر آپؑ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ جب قہرِ الٰہی نازل ہوتا ہے تو پھر بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کے دنوں میں افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق العباد کو ادا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا تعالیٰ کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسبابِ ظاہری کی رعایت رکھو۔ جو تم میں سے بتقدیرِ الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو۔ اور ہر طرح سے ان کی مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہیں کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ۔ گھروں کی صفائی بہت زیادہ کرو۔ اپنے کپڑے بھی صاف رکھو اور نالیاں بھی صاف کراتے رہو۔

سوال طاعون سے فوت ہونے والے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے۔ اس کے واسطے غسل کی ضرورت نہیں اور نیا کفن پہنانے کی ضرورت نہیں۔

سوال حضور انور نے کاروباری احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو احمدی کسی کاروبار میں ہیں وہ اِن دنوں میں اپنی چیزوں پر غیر ضروری منافع بنانے کی کوشش نہ کریں اور خاص طور پر کھانے پینے کی چیزوں اور ضروری لازمی اشیاء میں غیر ضروری منافع بنانے کی بجائے ان کو کم از کم منافع پر بیچیں اور یہی انسانیت کی خدمت کے دن ہیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تلقین فرمائی ہے کہ ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے یہی دن ہیں اور اس ذریعہ سے یہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے بھی دن ہیں۔

سوال حضور انور نے مکرم ناصر احمد سعید صاحب کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ناصر احمد سعید صاحب 1951ء میں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں تاج دین صاحب کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ تعلیم زیادہ حاصل نہیں کی۔ 1973ء میں نظارت امور عامہ میں بطور کارکن حفاظتِ خاص ان کا تقرر ہوا۔ 1985ء میں ان کا ربوہ سے لندن تبادلہ ہو گیا۔ اور خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اکتوبر 2010ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ ثالثہ سے لے کے میرے وقت تک ان کو ڈیوٹی کی سعادت ملی۔

سوال حضور انور نے مکرم ناصر احمد سعید صاحب کی کیا خوبیاں بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ناصر سعید صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑی ایمانداری اور مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے۔ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ان کو بڑا سچا پیار کا تعلق تھا۔ ہمیشہ اپنی ڈیوٹی کے لیے وقت سے پہلے آ جایا کرتے تھے۔ انتہائی وفا شعار کارکن تھے۔ ان کی روح کا محور صرف اور صرف خلافتِ احمدیہ تھی۔ دنیاوی آلائشوں سے مبرا تھے۔ خدمت دین ہی ان کا نصب العین تھا۔ دلی خواہش رکھتے تھے کہ خلافت کے دَر پر جان نکلے اور اسی کو انہوں نے سچ کر دکھایا۔

سوال حضور انور نے مکرم ناصر احمد سعید صاحب کی عاجزی انکساری کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سید طٰہٰ نور صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا کہتے ہیں کہ جب وہ 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ انڈونیشیا گئے تھے، ایک دفعہ یہاں مسجد میں آئے ہوئے تھے اور وہاں کپڑے دھونے کا انتظام نہیں تھا تو ہم نے انہیں کہا کہ ہمیں دیں ہم باہر سے دھلوا لیں گے لیکن آپ نے اور آپ کے جو دوسرے ساتھی تھے انہوں نے کہا کہ ہم کپڑے تو خود دھوتے ہیں۔ کہنے لگے کہ ہم تو نوکر لوگ ہیں ہمارا یہ مقام نہیں ہے کہ دوسرے لوگ ہمارے کپڑے دھوئیں اور بڑی کوشش کے بعد بھی انہوں نے اپنے کپڑے نہیں دیئے۔

سوال حضور انور نے مکرم ناصر احمد سعید صاحب کا کیا مقام و مرتبہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اپنی خدمت کو، اپنے عہد کو وفا سے نبھاتے ہوئے یہ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شہید ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان میں شامل فرمائے اور وہ تمام احمدی جن کی اس بیماری کی وجہ سے وفات ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بھی رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4؍جنوری 2020ء بروز ہفتہ نماز ظہر و عصر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو.کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم اظہر تنویر مرزا صاحب

ابن مکرم اسلم بیگ مرزا صاحب (یوکے)

31؍دسمبر 2019ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت عمر بیگ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے اور محترم مرزا عبد الحمید صاحب مرحوم (کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کے پڑنواسے تھے۔ 1965ء میں اپنے والدین کے ساتھ تنزانیہ سے یوکے آئے اور ہنسلو میں رہائش اختیار کی۔ آپ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم مکرم مرزا عبد الرشید صاحب (سیکرٹری ضیافت یوکے) کے بھانجے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم فیروز علی صاحب، واقف زندگی معلم سلسلہ (سونیا، ضلع مورینہ، صوبہ ایم پی، انڈیا)

17؍دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سن 2000ء میں بیعت کرنے کے بعد مرحوم اور ان کے اہل خانہ باوجود بہت زیادہ مخالفت کے احمدیت پر قائم رہے۔ جامعۃ المبشرین قادیان سے 2005ء میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف جماعتوں میں 15 سال آپ کو خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق ملی۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ان کے والد اور چھوٹے بھائی کی وفات ہو گئی تھی۔ مخالفین نے طعن و تشنیع کی اور توبہ کرنے کا دباؤ ڈالا مگر موصوف اور ان کی والدہ نے کہا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم جماعت نہیں چھوڑیں گے۔ اللہ جو کر رہا ہے ہم اس پر راضی ہیں۔ مرحوم سادہ طبیعت، اطاعت گزار واقف زندگی تھے۔ باوجود بیماری کے کبھی تبادلہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم شیخ فضل احمد صاحب

ابن مکرم منشی شیخ محمد دین صاحب (لاہور)

30؍دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی 95 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم شیخ مبارک احمد صاحب (سابق مبلغ مشرقی افریقہ، یوکے اور امریکہ) اور محترم شیخ نور احمد منیر صاحب (سابق مبلغ بلاد عربیہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ نمازوں کے پابند، دعا گو، چندہ جات میں باقاعدہ، سب کے خیر خواہ، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ کئی طلباء کے تعلیمی اور غریب بچیوں کی شادیوں کے اخراجات بھی برداشت کرتے رہے۔ اسی طرح کئی لوگوں کی کاروبار شروع کروانے میں بھی مدد کی۔ اپنے والدین کے نام پر ایک Trust بھی قائم کیا ہوا تھا جس سے مریم شادی فنڈ اور بلال فنڈ میں عطیات پیش کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) عزیزم قاسم احمد ریحان

ابن مکرم طاہر احمد ریحان صاحب

(حلقہ نور، راولپنڈی شہر)

25؍نومبر 2019ء کو 16 سال کی عمر میں ایک ٹریفک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم خدام الاحمدیہ کے فعال رکن، بڑے ہونہار، بڑوں کا احترام کرنے والے، خدمت کے جذبہ سے سرشار ایک نیک فطرت نوجوان تھے۔ اپنے حلقہ مسلم ٹاؤن کی مجلس میں ناظم تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ پروین شاد صاحبہ

اہلیہ مکرم جلال الدین شاد صاحب (سیالکوٹ)

18؍دسمبر 2019ء کو 75 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت میراں بخش صاحبؓ اور پڑدادا حضرت نظام دین صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ نے صدر لجنہ سیالکوٹ شہر کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک، ہمدرد، ملنسار، غریب پرور اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت سے بے پناہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(5) مکرم بشیر احمد صاحب

(سابق کارکن نظارت علیاء، ربوہ)

دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو لمبا عرصہ نظارت علیا میں خدمت کا موقع ملا۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے زیر سایہ بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مدثر احمد صاحب شاہد (مربی سلسلہ ربوہ) کے دادا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 24رمارچ 2018ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ مفلحہ رشید کا ہے۔ یہ واقفۂ نو ہیں۔ مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم اعزاز احمد خان مربی سلسلہ کینیڈا کے ساتھ چار ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ اعجاز احمد چوہدری صاحب کے بیٹے ہیں۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ صباح عدنان کا ہے جو محمد ایوب خان صاحب (لاہور) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم شکیل احمد (مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو خلیل احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے ان کے،لڑکی اور لڑکے کے وکیل مقرر ہیں۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح ناجیہ طاہر منیر کا ہے جو منیر احمد طاہر صاحب (موروڈن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم طارق نسیم احمد کے ساتھ ساڑھے چار ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ مربی ہیں اور اس سال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر خالد نسیم صاحب کے بیٹے ہیں۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ اقراء اکرم کا ہے جو محمد اکرم صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ انکا نکاح عزیزم تصوّر احمد خورشید ابن منوّر احمد خورشید صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ شبرہ ابڑو (واقفۂ نو) کا ہے جو انس احمد اطہر ابڑو صاحب کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم محمد احمد طارق (واقف نو) ابن منیر احمد طارق صاحب (ہالینڈ) کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نائلہ جاوید کا ہے جو وسیم احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مبارز معین جاوید (واقف نو) کے ساتھ پندرہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو مبارک احمد جاوید صاحب (جرمنی) کے بیٹے ہیں۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ماہ رخ عارف کا ہے جو عارف محمود بٹ صاحب (فرانس) کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم عبدالطیب (واقف نو) ابن عظمت محمود طاہر صاحب (نیو کاسل یوکے) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ سعدیہ نوال (واقفۂ نو) کا ہے جو اعجاز احمد قمر صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم زریاب محمود ابن محمود احمد ناصر صاحب (امریکہ) کے ساتھ پچیس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حانیہ آکاش کا ہے جو محمود احمد ناصر صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم ابراہیم چوہدری ابن مبشر احمد چوہدری صاحب (امریکہ) کے ساتھ پچیس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عروش ظفر بنت ظفر الحق چوہدری صاحب (یوکے) کا ہے۔ جو عزیزم مبشر احمد چوہدری ابن چوہدری توقیر احمد صاحب (یوکے) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور لڑکی کے وکیل کا نام غلط لکھا ہونے کی بناء پر فرمایا:

یہ کیا ہے؟ اوپر لکھا ہوا ہے عروش ظفر بنت ظفر الحق چوہدری، اور یہاں وکیل کا نام محمد اکرم صاحب لکھا ہوا ہے۔

اس پر لڑکی کے والد ظفر الحق چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ غلطی سے لکھا ہو گا، ظفر الحق ہے اور میری بیٹی کا نکاح ہے۔

حضور انور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا: ظفر الحق ہے، آپ کی بیٹی ہے، آپ اس کے ولی ہیں؟

ان کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فریقین میں درست ناموں کے ساتھ ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آپس کے قائم ہونے والے یہ رشتے جو ہیں ان میں سب سے بڑی بات، جس پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو تلاوت کی جاتی ہیں زور دیا ہے، تقویٰ ہے۔ نیکی ہے۔ اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور اعتماد کی فضا پیدا کرنا ہے۔ پس آج طے ہونے والے بہت سے رشتے جو ہیں، واقفین زندگی کے بھی ہیں۔ ان کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی ذمہ داریاں، اپنی گھریلو ذمہ داریاں بھی اور باہر کی ذمہ داریاں بھی دوسروں سے بڑھ کر ہیں۔ اسی طرح جو لڑکیاں جن سے رشتے قائم ہو رہے ہیں، ان کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ واقف زندگی کے ساتھ جو رشتہ ہے وہ ہر لحاظ سے نبھانے کیلئے خود بھی وقف زندگی بننا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سارے قائم ہونے والے رشتے نیکی پر قائم ہوں۔ تقویٰ پر قائم ہوں۔ اور ایک دوسرے کا احساس اور خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور آئندہ نسلوں کی نیک تربیت کرنے والے ہوں۔ آمین۔

اسکے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور دعا کے بعد تمام نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارک باد لیتے ہوئے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14راپریل 2020)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرہ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے.شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلاپالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

مُلکی رپورٹیں

جلسہ یوم مصلح موعود

★ جماعت احمدیہ بھدرواہ (صوبہ جموں کشمیر) میں مورخہ 20؍فروری 2020 کو مکرم باسط رشید گنائی صاحب قائم مقام صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ملک اقبال صاحب نے کی۔ نظم عزیزم حاشر احمد نے پڑھی۔ مکرم نوید احمد صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا۔ بعدہ خاکسار نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قبولیت دعا کے واقعات بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (الطاف حسین نائیک، مبلغ سلسلہ بھدرواہ)

★ جماعت احمدیہ بھوجپور ضلع آرہ (صوبہ بہار) میں مورخہ 20؍فروری 2020 کو امیر جماعت آرہ کے گھر پر مکرم رضی احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عقیل مصرف صاحب نے کی۔ نظم مکرم فوزان احمد صاحب نے پڑھی۔ مکرم عبدالساجد صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعدہ جن طلبا نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن یاد کیا تھا ان سے زبانی سنا گیا۔ بعد ازاں مکرم سرور تنویر احمد صاحب اور خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شوقین کاٹھات، مبلغ انچارج بھوجپور، اروَل، روہتاس)

★ جماعت احمدیہ ننگلہ کلو ضلع ہاتھرس (صوبہ اتر پردیش) میں مورخہ 20؍فروری 2020 کو امیر جماعت ہاتھرس کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سورج احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔ عزیزم مزمل احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ ایک طفل نے کتاب ''اخلاق محمود'' سے حضرت مصلح موعودؓ کے پاکیزہ اخلاق کے متعلق چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں خاکسار نے یوم مصلح موعود کی اہمیت اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شان الدین، معلم سلسلہ ننگلہ کلو، ہاتھرس)

★ جماعت احمدیہ حاجی پور ضلع ہاتھرس (صوبہ یوپی) میں مورخہ 20؍فروری 2020 کو بعد نماز عشا مکرم نواب خان صاحب صدر جماعت حاجی پور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم شہنشاہ خان نے کی۔ نظم عزیزم ارشاد خان نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شرف الدین انصاری، معلم سلسلہ حاجی پور ہاتھرس)

★ جماعت احمدیہ ادھینہ ضلع ہاتھرس (صوبہ یوپی) میں مورخہ 20؍فروری 2020 کو مکرم حضرت علی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سمیر خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم اسلم خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مبلغ انچارج ضلع علی گڑھ و ہاتھرس نے حضرت مصلح موعود کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد درویش علی، معلم سلسلہ اُدھینہ ضلع ہاتھرس)

★ جماعت احمدیہ مہاراجپور ضلع علی گڑھ (صوبہ یوپی) میں مورخہ 20؍فروری 2020 کو بعد نماز مغرب مکرم فخر الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فیضان ملک صاحب نے کی۔ نظم مکرم انس احمد صاحب نے پڑھی۔ مکرم شاکر احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہ خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (بشارت احمد معلم سلسلہ مہاراجپور علی گڑھ)

★ جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 23؍فروری 2020 کو مکرم حشمت اللہ احمدی صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مصدق احمد صاحب نائب امیر جماعت بنگلور نے کی۔ مکرم فیصل احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب، مکرم کے وی محمد طاہر صاحب مربی سلسلہ، مکرم قریشی عبدالحلیم صاحب اور مکرم رضی اللہ صاحب نے یوم مصلح موعود کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ بعدہ اطفال کا مقابلہ کوئز منعقد ہوا۔ اس موقع پر مجلس انصار اللہ بنگلور کی جانب سے ایک فری ہومیوپیتھی کیمپ بھی لگایا گیا جس میں کورونا وائرس سے بچاؤ کے لیے ہومیوپیتھی دوا دی گئی۔ امیر جماعت بنگلور نے دعا کے ذریعہ اس کیمپ کا افتتاح کیا۔ کیمپ کے اختتام پر امیر جماعت احمدیہ نے اختتامی خطاب کیا اور دعا کرائی جس کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید شارق مجید، ناظم مجلس انصار اللہ بنگلور)

جماعت احمدیہ ایسٹ گوداوری میں پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد

مورخہ 26؍جنوری 2020 کو جماعت احمدیہ ایسٹ گوداوری (آندھرا پردیش) میں پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ ضلع کی سبھی جماعتوں سے افراد جماعت جلسہ میں شامل ہوئے۔ نیز غیر احمدی احباب بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس جلسہ کا علاقہ کے لوگوں پر بہت مثبت اثر پڑا۔ پرنٹ میڈیا میں جلسے کی کوریج ہوئی اور اس کے ذریعہ کثیر تعداد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد عثمان، مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری)

جماعت احمدیہ نانی کشول میں چھ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ نانی کشول ضلع احمد آباد (صوبہ گجرات) میں مورخہ 10 تا 15؍فروری 2020 چھ روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں کل 31 خدام، اطفال، لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ صبح آٹھ سے گیارہ بجے اور شام پانچ سے آٹھ بجے تک کلاسز لگائی جاتی رہیں۔ ان میں نماز سادہ اور باترجمہ، قاعدہ یسرنا القرآن اور تجوید القرآن سکھائی گئی۔ نیز مجلس سوال و جواب بھی لگتی رہی۔ علاوہ ازیں سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ بھی پڑھائی گئی۔ مورخہ 15؍فروری کو امیر ضلع احمد آباد کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم محمد نورالدین ناصر صاحب نمائندہ تعلیم القرآن، مکرم ہارون خان صاحب معلم سلسلہ نانی کشول اور صدر جماعت نانی کشول نے شرکت کی۔ اس تقریب میں کل 48؍افراد نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد امیر ضلع احمد آباد نے گجراتی زبان میں بچوں کو قرآن کریم پڑھنے اور پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کی اہمیت بتائی۔ بعدہ مکرم محمد نورالدین ناصر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اہمیت اور بد رسومات سے اجتناب کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا اور بچوں کو باقاعدگی سے معلم صاحب کے پاس قرآن مجید اور دینی تعلیم سیکھنے کی تلقین کی۔ دعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(جاوید احمد ماگرے، مبلغ انچارج ضلع احمد آباد)

جماعت احمدیہ پہاڑ پور میں تربیتی جلسہ

مورخہ 20؍فروری 2020 کو جماعت احمدیہ پہاڑ پور ضلع مظفر پور (صوبہ بہار) میں یوم مصلح موعود کے موقع پر امیر ضلع مظفر پور کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منیر الاسلام صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم منیر احمد صاحب معلم سلسلہ چاندہ پورہ سارن نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار، مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم بلبیر صاحب، مکرم محمد حکیم شاہ صاحب اور مکرم سید طاہر احمد صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 150 مرد و زن شامل ہوئے جن میں بعض غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(محمد انور حسین، معلم اصلاح و ارشاد پہاڑ پور)

مجلس اطفال الاحمدیہ گونی کوپل کے دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

مورخہ 15-16؍فروری 2020 کو مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا دوروزہ تربیتی کیمپ بمقام گونی کوپل صوبہ کرناٹک منعقد ہوا جس میں 25 اطفال نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب بعد نماز ظہر مکرم محبوب صاحب سابق صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ بعد ازاں کلاسز کا آغاز ہوا جس میں قرآن کریم ناظرہ، دینی نصاب، اسلام کی بنیادی تعلیمات، شعائر اسلام، نماز، جماعت احمدیہ کا تعارف وغیرہ موضوعات پر کلاس لی گئی۔ مورخہ 16؍فروری کو صبح ساڑھے پانچ بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر و درس کے بعد قرآن کریم پڑھانے کی کلاس لی گئی۔ ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد اطفال کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ بعدہ تربیتی کلاسز جاری رہیں۔ بعد نماز ظہر ایک کلاس بعنوان امتحان میں کامیابی کے گر، لی گئی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مکرم اقبال احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گونی کوپل کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے مابین انعامات تقسیم کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کیمپ بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(حافظ رفیق الزمان، مبلغ انچارج مرکزیہ، صوبہ یو۔پی)

ضلع دھارواڑ، کاروار کی دیہاتی جماعتوں کے تربیتی کیمپ کا انعقاد

مورخہ 15-16 فروری 2020 کو ضلع دھارواڑ اور کاروار (صوبہ کرناٹک) کی دیہاتی جماعتوں کا دوروزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا جس میں جماعت ترتھ، ہبلی، بانچواڑ، ملیک واڑ، جھن جھن بیل، بھاگوتی، ترگیری، گوڑندر، بیلوندر اور برساپور کے 120 بچوں نے شرکت کی۔ نیز 30 معززین نے بھی اس پروگرام میں شامل ہو کر بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ شام چار بجے کلاسز کا آغاز ہوا جس میں مختلف سیشنز میں مختلف تربیتی امور پر کلاس لی گئی۔ دوسرے دن کے پروگراموں کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس القرآن کے بعد اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی گئی۔ بعدہ اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عثمان خواجہ صاحب معلم سلسلہ نے کنڑ زبان میں تقریر کی۔ بعدہ مہمانوں کی اسٹیج پر گل پوشی کی گئی۔ معزز مہمانوں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا۔ بعدہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ گاؤں کے سرپنچ نے بھی بچوں کو اپنی طرف سے انعامات دیئے۔ آخر پر خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج ضلع دھارواڑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (کھانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in
EasySteps® Walk with Style!
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

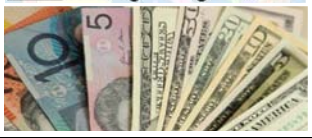

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
•Secure Enviroment •Education at par with India •Food habits same as in India •Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also •Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
•Bangladesh Medical College Dhaka •Dhaka Community Medical College Dhaka •Dhaka National Medical College Dhaka •Holy Family Medical College Dhaka •Community Based Medical College Mymensingh•Monno Medical College Maniknagar •Uttara Adhynukh Medical College Dhaka •Tairunessa Medical College Dhaka •International Medical College Dhaka •TMSS Medical College Bogra •Green Life Medical College Dhaka •Popular Medical College Dhaka •Anwar Khan Modern Medical College Dhaka •Diabetic Medical College Faridpur •Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
•Addin Womens Medical College •Addin Sakina Medical College Jessore •Sylhet Womnes Medical College Sylhet •Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka •Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

:+91 9505305382
9100329673

TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS

H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔
(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم آفتاب احمد صاحب ایڈووکیٹ تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے
(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 4 - June - 2020 Issue. 23

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جماعت کو خلافت سے جو تعلق ہے اور خلیفہ وقت کو جماعت سے جو تعلق ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ونصرت کا ثبوت ہے

جماعت کی اکائی اور وحدت اور ترقی کی ضمانت یہی تعلق ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ونصرت اور سلسلہ احمدیہ کے سچے ہونے کی دلیل ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 رمئی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور صرف نظام کا جاری ہونا ہی کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک خلیفہ وقت اور افرادِ جماعت کے درمیان اخلاص و وفا اور ارادت ومودت کا تعلق نہ ہو اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ کوئی انسان یا انسانی کوشش اس تعلق کو نہ پیدا کر سکتی ہے نہ قائم رکھ سکتی ہے اور جماعت کی اکائی اور وحدت اور ترقی کی ضمانت یہی تعلق ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ونصرت اور سلسلہ احمدیہ کے سچے ہونے کی دلیل ہے۔ خلافت کے ساتھ افرادِ جماعت کا جو تعلق ہے جس میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نئے آنے والے بھی نوجوان بھی اور بچے بھی مرد بھی اور عورتیں بھی سب شامل ہیں۔ ان تک جب خلیفہ وقت کا کوئی پیغام پہنچے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ محبت اور تعلق کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی فعلی شہادت ہے اور جماعت کی ترقی بھی اس تعلق سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جو جماعت کو خلافت سے تعلق ہے اور خلیفہ وقت کو جماعت سے ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ونصرت کا ثبوت ہے اور یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے واقعات ہیں جہاں افرادِ جماعت اس بات کا اظہار کرتے ہیں اگر ان واقعات کو جمع کیا جائے تو بیشمار ضخیم جلدیں اس کی بن جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں بعض واقعات جذبات اور احساسات کا ذکر کروں گا جو جماعت کو خلیفہ وقت سے ہر زمانے میں رہے اور اب تک ہیں۔ ایڈیٹر صاحب البدر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علالت کے ایام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان ایام میں خدام کے خطوط عیادت کے کثرت سے آرہے ہیں اور ان خطوں پہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا میں ان سب کے واسطے دعا کرتا ہوں جو عیادت کا خط لکھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ عشاق عجیب پیرایہ میں اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔

حکیم محمد حسین صاحب قریشی لکھتے ہیں میں نے تو ایک روز جناب باری میں عرض کی تھی کہ اے مولا حضرت نوح کی زندگی کی ضرورتیں تو مختص المقام تھیں اور اب تو ضرورتیں جو پیش ہیں ان کو بس تو ہی جانتا ہے ہماری عرض قبول کر اور ہمارے امام کو نوح کی سی عمر عطا کر۔

پھر برادر محمد حسن صاحب پنجابی مدراس سے لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب کی رو بہ صحت ہونے کی خبر پڑھ کر مجھے اس قدر خوشی ہوئی جس کا اندازہ میرا مولا کریم اور رحیم خدا ہی جانتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں جب شدھی نے زور پکڑا یہ حالت دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بیقرار ہوا اور آپ نے اسی سال 9 ر مارچ کو خطبہ جمعہ میں احمدیوں کو اپنے خرچ پر ان علاقوں میں جانے اور دعوت الی اللہ کے ذریعہ ان مرتدین کو واپس لانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ ایک معمر بزرگ قاری نعیم الدین صاحب بنگالی نے ایک روز جب حضور مجلس میں تشریف رکھتے تھے اجازت لے کر عرض کیا کہ گو میرے بیٹے مولوی ظل الرحمن اور مطیع الرحمن متعلم بی۔ اے کلاس نے مجھ سے کہا نہیں مگر میں نے اندازہ کیا ہے کہ حضور نے جو کل راجپوتانہ میں جا کر دعوت الی اللہ کرنے کیلئے وقف زندگی کی تحریک کی ہے اور جن حالات میں وہاں رہنے کی شرائط پیش کی ہیں شاید ان کے دل میں ہو کہ اگر وہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کریں گے تو مجھے جوان کا بوڑھا باپ ہوں کوئی تکلیف ہوگی لیکن میں حضور کے سامنے خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ مجھے ان کے جانے اور تکلیف اٹھانے میں ذرا بھی غم یا رنج نہیں ہے۔ میں صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے مارے بھی جائیں تو اس پر میں ایک بھی آنسو نہیں گراؤں گا بلکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا۔ پھر یہی دونوں نہیں میرا تیسرا بیٹا محبوب الرحمن بھی اگر خدمت دین کرتا ہوا مارا جائے اور اگر میرے دس بیٹے اور ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی میں کوئی غم نہیں کروں گا۔ اس پر حضور نے بھی اور احباب جماعت نے جزاک اللہ کہا۔

خلافت ثالثہ کا زمانہ آیا تو ایک احمدی خاتون تھیں امریکہ کی سسٹر نعیمہ لطیف ان کو خلافت اور خلیفہ وقت سے عشق کی حد تک پیار تھا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کو اولین ترجیح دیتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا امریکہ کے دورے کے دوران ایک یونیورسٹی میں پردے کی اہمیت پر خطاب سن کر اسی وقت حجاب لے لیا اور اس زمانہ میں اپنے علاقہ میں وہ واحد خاتون تھیں جو اسلامی پردے میں نظر آتی تھیں۔ تڑپ تھی کہ خلیفہ وقت کا حکم ہے ایک تعلق ہے اور اس تعلق کو نبھانا ہے اور میں نے بیعت کی ہے تو اس حکم کو پورا بھی کرنا ہے۔

ایک مخلص احمدی مکرم مہر مختار احمد صاحب آف باگڑ سرگانہ تھے، انہوں نے باگڑ سرگانہ کی زمین کو فروخت کر کے ربوہ کے ماحول میں رقبہ ٹھیکے پر لے کر کاشت شروع کر دی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کی اور بتایا تو حضور نے اسے پسند نہیں فرمایا کہ علاقے کو خالی نہیں چھوڑنا تھا۔ اس پر آپ نے فوراً تعمیل کی۔ مالک رقبہ سے ٹھیکے کی رقم واپس طلب کی۔ اس کے انکار پر آپ کھڑی فصل اور ٹھیکے کی رقم لئے بغیر واپس اپنے وطن باگڑ سرگانہ آگئے اور کوشش کر کے اپنی فروخت شدہ زمین دوبارہ مہنگے داموں خریدی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کے ارشاد کی تعمیل کر لی ہے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور مہر صاحب بھی اس بات پہ بڑے خوش ہوتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا زمانہ آتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ افریقہ میں جو عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں یہ پرانے واقفین کی قربانیوں سے پیدا ہوئی ہیں۔ جو حیرت انگیز تبدیلیاں آج وہاں نظر آ رہی ہیں وہ ایسی عظیم الشان ہیں کہ ان کا تصور وہاں کی جماعتیں بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ کتنی حیرت انگیز ملک کے اندر تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ بعض احمدی بڑے بڑے صاحب تجربہ اور اپنے ملکوں کی حکومتوں میں با اثر، انہوں نے مجھے بتایا کہ خود ہمیں بھی علم نہیں تھا کہ ہماری قوم احمدیت سے محبت اور تعاون میں اتنا آگے بڑھ چکی ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے کہا کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہماری قوم کو کسی جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی ایسی خدمت کی توفیق ملے گی اور ایسے محبت کے اظہار کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ میں نے یہاں دیکھا ہے یہاں حکومت کے سربراہوں کے ساتھ تو ہوتا دیکھا ہے اور وہ بھی دنیاوی نظر سے ہوتا ہے اس کے سوا کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک نہیں دیکھا اور یہ بھی انہوں نے بتایا کہ اس میں ہماری جماعت کی کوششوں کا دخل نہیں ہے جو کچھ ہو رہا ہے غیب سے ہو رہا ہے اور حیرت انگیز طریق پر ہو رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سارا کچھ پیدا کردہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اب میرے وقت کی باتیں ہیں نائیجیریا کا 2004ء کا میں نے دورہ کیا۔ دو دن کا دورہ تھا۔ پہلے پروگرام نہیں تھا اتفاق سے اور مجبوری سے بن گیا کیونکہ فلائٹ وہاں سے ملتی تھی لیکن وہاں جا کے یہ احساس ہوا کہ یہاں آنا بڑا ضروری تھا نہ آتے تو بڑا غلط ہوتا۔ یہ خیال نہیں تھا کہ میرے جانے پر وہاں دور دور سے لوگ آسکیں گے لیکن صرف دو گھنٹے کیلئے وہ مجھے ملنے کیلئے آئے اور تقریباً تیس ہزار کے قریب مرد و زن جمع ہو گئے اور ان کے جو اخلاص و وفا کے نظارے تھے جو ہم نے دیکھے وہ بھی قابل دید تھے۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق اور جو محبت ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں براہ راست جب دیکھا تو ایسا اظہار کیا کہ حیرت ہوتی تھی۔ واپسی کے وقت دعا میں بعض خواتین اور لوگ اتنے جذباتی تھے اور اس طرح تڑپ رہے تھے کہ حیرت ہوتی تھی اور یہ محبت صرف خدا تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہی ہو سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: چاہے امریکہ ہو یا کینیڈا یا یورپ کا کوئی ملک ہو ہر جگہ اخلاص و وفا کے نمونے دکھائے جاتے ہیں اور یہ اخلاص و وفا کوئی انسانی کوشش پیدا نہیں کر سکتی۔ چند سال پہلے جرمنی میں میں نے ایک خطبہ دیا تھا جس میں خلافت کے ساتھ اطاعت اور وفا کا مضمون بیان کیا تھا۔ اس پر دنیا بھر کے احمدیوں نے ردّ عمل دکھایا اور فوری طور پر خلافت کی کامل اطاعت اور مکمل وفا کا اظہار کیا۔ جرمنی والوں نے بھی اسی طرح اظہار کیا خاص طور پر اس بات کا بعض نے اظہار کیا کہ ہم میں سے بعض عہدیدار بعض ہدایات کی تاویلیں اور توجیہیں نکالنے لگ جاتے ہیں اور آئندہ ایسا انشاء اللہ نہیں ہوگا۔ اللہ کرے کہ وہ اس پر قائم بھی رہیں اور دنیا کے ہر ملک میں یہ قائم رہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال یہ چند مثالیں میں نے دی ہیں جو اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ دلوں میں اخلاص و وفا کا تعلق اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے اور کوئی دنیاوی طاقت اسے چھین نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے تم دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان وعدوں کو پورا ہوتے دیکھنے کی ہم میں سے اکثریت کو توفیق ملے۔

حضور انور نے فرمایا: اب ایم.ٹی.اے کے بارے میں بھی میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ 27 رمئی سے ایک نئی ترتیب کے ساتھ یہ چینل شروع کئے گئے ہیں ان کی تفصیل میں بیان کر دیتا ہوں۔ ایم.ٹی.اے کو مختلف ریجنز کے اعتبار سے آٹھ چینلز میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

MTA1 ورلڈ، یہ چینل عموماً یو.کے اور یورپ کے بعض علاقوں کے ناظرین کیلئے ہوگا۔ MTA2 یورپ، یہ چینل یورپ اور مڈل ایسٹ کے ممالک کے ناظرین کیلئے ہوگا۔ MTA3 العربیۃ یہ چینل اسی طرح چلتا رہے گا جس طرح اس وقت چل رہا ہے۔ اس چینل کی مین زبان عربی ہوگی۔ MTA4 افریقہ، یہ چینل مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کے ممالک کے ناظرین کیلئے ہوگا۔ MTA5 افریقہ، یہ چینل مغربی افریقہ کے ممالک کے ناظرین کیلئے ہوگا۔ MTA6 ایشیا، یہ چینل ایشیا سیٹ پر ہوگا اور ایشیا فار ایسٹ، انڈونیشیا، جاپان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور رشیا وغیرہ ممالک کے ناظرین کیلئے ہوگا۔ MTA7 ایشیا، یہ ایچ.ڈی چینل ہے چھوٹی ڈش پر دیکھا جائے گا۔ یہ انڈیا پاکستان بنگلہ دیش، سری لنکا اور نیپال وغیرہ ممالک کے ناظرین کیلئے ہوگا۔ MTA8 امریکہ، یہ چینل امریکہ نارتھ امریکہ اور کینیڈا وغیرہ کے ناظرین کیلئے ہوگا۔

بہرحال اللہ تعالیٰ اس نظام میں برکت ڈالے اور ایم.ٹی.اے کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad